وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنَ

کتاب مستطاب

المُسمّٰی بہٖ

شرح الفقہ الاکبر

از تالیفات و افادات حضرت سلطان العرفاء الکاملین

امام الاولیاء الواصلین سید السادات صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

بتصحیح و اہتمام

حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب (ام۔ اے۔ سی۔ ای) ناظم تعمیرات وظیفہ یاب سرکار عالی

منجانب کتبخانہ روضتین گلبرگہ شریف

در سلطنت برقی پریس حیدر آباد دکن

ماہ ذوالحجۃ الحرام ۱۳۶۷ھ

طبع کنایندہ شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱- الحمد للہ العلی القدیر الحکیم والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسولہ الرؤف الرحیم الکریم وآلہ واصحابہ اجمعین۔ یہ کتاب مستطاب مسمیٰ بہ شرح الفقہ الاکبر جس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت بفضل خدائے تبارک و تعالیٰ حاصل کی گئی امام الائمہ قدوۃ العلماء المحققین وراس الفقہا المدققین امام اعظم حضرت ابو حنیفہ نعمان بن ثابت تابعی کوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مشہور و معروف کتاب الفقہ الاکبر کی فارسی زبان میں شرح ہے جس کو حضرت قدوۃ الاولیاء الکاملین مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے گلبرگہ تشریف لانے کے بعد تحریر فرمایا۔ اس کے دیباچہ میں حضرت مخدوم نے فرمایا ہے کہ فقہ اکبر کی شرح عربی زبان میں اونھوں نے لکھنی شروع کی اثنائے تحریر میں فارسی زبان میں شرح لکھنے کے لئے اونہیں الہام غیبی ہوا اس لئے عربی شرح کا لکھنا ملتوی کر کے یہ فارسی شرح لکھی۔ حضرت مخدوم کے سوانح نگاروں نے لکھا ہے کہ اس فارسی شرح کی تکمیل کے بعد وہ عربی شرح کی جانب از سر نو متوجہ ہوئے اور اوس کی بھی تکمیل کی لیکن باوجود سعی بلیغ اور جد و جہد کے اس کا مجھے کہیں پتہ نہیں مل سکا اور اندیشہ ہے کہ اون کی بہت سی دوسری تصنیفوں کی طرح یہ شرح بھی اب معدوم ہو چکی ہے۔

۲- حضرت ذو النورین سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ تک اُمت مرحومہ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم نہایت شدت اور استقلال اور استقامت سے عقائد اور اعمال میں قرآن پاک اور حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور ہدایات اور اون کے اسوۂ حسنہ پر قائم رہے۔ حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں فتنہ و فساد

شروع ہوا مصر کے غدار فتنہ پرداز بلوائیوں نے بڑی تعداد میں آکر مدینہ منورہ میں یورش کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد اور خلیفہ برحق کے عزل بلکہ قتل کیلئے شورش برپا کی اور آخر کار لوگوں کی نظریں بچا کر اس جماعت کے چند اشرار عقب کی جانب سے اون کے گھر میں داخل ہوئے اور اونکو جب وہ کلام اللہ شریف کی تلاوت میں مشغول تھے شہید کر دیا۔ اوسی زمانہ میں اسلام میں سب سے بڑا رخنہ انداز اور مفسد عبداللہ بن سبا یہودی ضعافی مسلمانوں کی شکل میں مدینہ منورہ پہنچا اور در پردہ مصری بلوائیوں کیساتھ شریک ہو گیا اور حضرت خلیفہ برحق کی شہادت کے بعد حضرت امیر المومنین امام المسلمین علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی خلافت کے زمانہ میں نہایت عیاری اور پوشیدگی سے اوس نے سبائیت کی تلقین شروع کی اور اپنی موت سے پہلے اس کی جڑیں مستحکم کر دیں۔ اس فتنہ کے علاوہ دوسرا فتنہ یہہ پیدا ہوا کہ حضرت امیر المومنین علی کی خلافت حقہ راشدہ کے خلاف ایک جماعت نے بغاوت کی اور جنگ شروع کر دی اور ناصبیوں اور خارجیوں کے فرقے پیدا ہو گئے۔ ان کے علاوہ تابعین کے ابتدائی زمانہ میں جب کہ چند اکابر صحابہ ابھی بقید حیات تھے معتزلی مرجیہ جبریہ قدریہ جہمیہ پیدا ہو گئے اور خلیفہ منصور عباسی کے زمانہ میں باطنی فرقہ کے زندیقوں نے آکر عراق میں قدم جمایا اور دربار خلافت میں بھی داخل ہو گئے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی ولادت ۸۰ہجری میں ہوئی۔ جس وقت وہ سن شعور کو پہنچے دیکھا کہ سبائی ناصبی معتزلی جہمیہ مرجیہ جبریہ قدریہ باطنیہ ممالک اسلامیہ میں اپنی اپنی ریشہ دوانیوں اور جدوجہد سے مسلمانوں میں بدعقیدگی اور بے دینی کی اشاعت کر رہے تھے اور عقاید حقہ سے اونہیں منحرف کرنے میں مصروف بکار تھے اور اسلام میں نہایت خطرناک فتنہ برپا کر رکھا تھا۔ امام اعظم کی دوررس اور دور بین نظر اس فتنہ اور اوس کے انجام پر پڑی اونہوں نے عقائد حقہ اسلامیہ پر مسلمانوں کو قائم رکھنے اور عقاید فاسدہ سے بچانے کی شدید ضرورت محسوس کی اور مختلف طریقوں پر جدوجہد شروع کر دی اور علاوہ تدوین فقہ کے اونہوں نے عقاید حقہ کی تعلیم کے لئے کتابیں بھی تصنیف کیں۔ اون کی اکثر

تصانیف اب ناپید ہیں مگر عقائد میں چند کتابیں اب بھی موجود ہیں۔ ان میں ایک رسالہ موسوم بہ کتاب العالم والمتعلم چند سال ہوئے علمائے حیدرآباد نے طبع کراکر شائع کرایا ہے۔ امام کی اس قسم کی تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت فقہ اکبر کی ہوئی اور مختلف زمانوں میں علمانے اس کی شرحیں لکھیں۔ صاحب کتاب کشف الظنون نے نو شرحوں کا ذکر کیا ہے جن میں نہایت مبسوط اور بہتر شرح علامہ ملا علی قادری حنفی مکی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔ ان نو شرحوں میں بعض نظم میں بھی لکھی گئی ہیں حضرت خواجہ بندہ نواز کی شرح ان نو شرحوں کے علاوہ ہے اور میرے علم میں اس شرح کے علاوہ دوسری کوئی شرح فارسی زبان میں نہیں لکھی گئی حضرت بندہ نواز قدس سرہ نے پوری کتاب فقہ اکبر کی شرح نہیں کی ہے بلکہ اوس میں سے زیادہ ضروری ضروری مسائل کا اقتباس کر کے اون کی شرح وضاحت سے سلیس فارسی میں کر دی ہے۔

۳۔ مجھے اس کتاب کے دو قلمی نسخے ملے۔ ایک نسخہ مجھے ۱۳۵۹ھ میں بقیمت ملا تھا۔ اس میں اس کی کتابت کی تاریخ درج نہیں ہے مگر بظاہر ۱۰۰۰ھ اور ۱۱۰۰ھ کے درمیان کے کسی سال کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے دوسرا نسخہ جس کے کتابت کی تکمیل کی تاریخ دوازدھم محرم ۱۰۹۵ھ ہے مجھے میرے مکرم عنایت فرما مولوی محمد اشرف صاحب ناظم تعمیرات فرزند ارجمند وخلف الصدق حکیم وڈاکٹر نواب لقمان الدولہ بہادر صوفی علیہ الرحمہ کے توسط سے عاریت ملی۔ ان دونوں کے مقابلہ سے تصحیح کی گئی۔ اور نقل کی گئی اور میری اس نقل سے کتابت اور طباعت کی گئی۔

۴۔ میں نواب میر عبداللہ خاں بہادر صوبہ دار حال صوبہ گلبرگہ شریف کا ممنون ہوں کہ اونہوں نے اس کتاب مستطاب کی طباعت کے متعلق خاص طور پر دلچسپی لی اور کتب خانہ روضتین کی مدد سے بروقت رقمی امداد فرمائی اور میں اس کی طباعت اور اشاعت کی سعادت حاصل کر سکا۔ آجکل حیدرآباد میں کسی کتاب کا طبع کرانا تقریباً محال ہو گیا ہے کاپی نویسی) کے لئے کاتب نہیں ملتا اور سیکڑوں اخباروں کی اشاعت کی وجہ سے اہل مطابع اسقدر مصروف ہیں کہ کسی کتاب کی طباعت کی جانب

توجہ نہیں کرتے۔ کاغذ کا ملنا بھی محال ہے اس کتاب کیلئے مجھے نہایت دقت سے کاغذ مل سکا۔

۵۔ میرے محترم کرمفرما مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب سلمہ پروفیسر عربی گلبرگہ کالج و معتمد اعزازی کتب خانہ روضتین کا بھی میں ممنون ہوں کہ اونھوں نے بھی اس کتاب کی طباعت کے معاملہ میں بہت توجہ کی اور میری مدد فرمائی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

الفقیر المذنب
سید عطا حسین

نگم پلی حیدرآباد دکن
۱۵ شوال المکرم ۱۳۶۷ھ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

کتاب مستطاب
المسمیٰ بہ

شرح الفقہ الاکبر

از تالیفات و افادات حضرت سلطان العرفاء الکاملین
امام الاولیاء الواصلین سید السادات صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق
سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی
قدس اللہ سرہ العزیز

بتصحیح و اہتمام
حافظ مولوی سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای ناظم تعمیرات وظیفہ یاب سرکار آصفیہ
منجانب کتبخانہ روضتین گلبرگہ شریف
طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۔ سپاس وستایش بلا حد وقیاس مر خداوند خالق الجنۃ والناس را کہ مبدع بدایع و شارع شرایع است جل جلالہ وعم نوالہ ودرود از خالق الوجود بر ذات مطہر مزکی محمد المصطفیٰ الہادی الی الرشاد والماحی للضلال والفساد صلی اللہ علیہ وسلم من اول المبداء الی آخر المعاد وعلی آلہ الطیبین وعترتہ الطاہرین الشافعین للمذنبین یوم التناد۔

۲۔ وبعد فان کتاب الفقہ الاکبر تصنیف الامام الاعظم وھو الامام استاذ الائمۃ سراج الامہ نعمان بن ثابت الکوفی وھو من التابعین کان فی اوان شبابہ مشغولاً بالتعبد مستغرقاً للزھد حتیٰ رای رویا کانہ فی روضۃ من ریاض الجنۃ فیہا مقبرۃ النبی سید الانام الہادی الی سبیل السواء کان فی قبرہ عظام کبار وصغار والامام یلقط الصغار ویختار الکبار فقص رویاہ علی محمد بن سیرین فعبر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یامرک باشارۃ جلیلۃ وعبارۃ حقیقیۃ ان تشغل بالاجتہاد وتترک ما ھی من الضعاف مما فیہا مقال المحدثین وشاک الراوین فاشتغل الامام بامر رسول اللہ خیر الانام علیہ السلام بالاجتہاد بثبوت واسناد وھذا المصلف بمتابعۃ وسلا دفانہ بامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر البشر المبعوث الی الاسود والاحمر فشرعت فی ترجمۃ تبرکا بکلامہ انترجمہ بالعربیۃ فبدا لی ان انترجمہ بالفارسیۃ لیستفید من المسلمین اجمع والمومنون اکتع۔ اللھم الھمنا رشداً واغفر مناخطاء وخطلا وسھواً وضلالا فباللہ التوفیق وبہ نستعین۔

۳- **قوله** رضی اللہ تعالیٰ عنہ "لا یکفر احدٌ بذنب ولا یخرج بہ من الایمان وھذہ مسئلة مختلفة فیھا۔ قالت الخوارج اذا ارتکب المومن کبیرة من الکبائر فانه یکفر فیزول عنه الایمان۔ وقالت القدریة والمعتزلة یخرج بھا من الایمان فاذا تاب تاب اللہ عنه فاذا رجع عنھا فانه یدخل فی حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر صار مخلدا فی النار"۔ امام فرمود رضی اللہ عنہ ہر مومن کہ گنہہ کبیرہ کند از ایمان بیرون نیاید مومن فاسق باشد اگر بغیر توبہ میرد فردائے قیامت او را بقدر گناہ عذاب کند پس آن نجات باشد و اگر خواہد عفو کند بغیر عذاب در بہشت فرستد۔ وایں مسئلہ مختلف فیہہ است۔ خوارج میگویند ہر کہ او گنہہ کبیرہ کرد او کافر باشد او را در دوزخ اندازند چنانچہ چندیں کافران میسوزند او را نیز بسوزند و اگر ورد دنیا از سر مسلمان شد او یکے از مومنان باشد۔ و معتزلہ و قدریہ می گویند اگر مومنے گنہہ کبیرہ کرد از حیز ایمان بیرون آمد و در حیز کفر نیامد و درمیان کفر و ایمان باشد و اگر بصدق ازان گنہہ توبہ کند خدائے تعالیٰ توبۂ او قبول کند او نیز مسلمان باشد و اگر توبہ نکرد بغیر توبہ مرد یکے از جملہ کافران باشد انچہ بر کافران در دوزخ کنند بروہمان کنند در دوزخ جاودان بماند و تمسک بایں آیت کنند **قوله** "واحتجت بقوله تعالیٰ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝ اخبر انه یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر"۔ ترجمہ این آیت این است ہر کہ مومنے را عامد بکشد یعنی از روئے شرع کشتن او نمی آید پس سزائے او اینست کہ او را در دوزخ اندازند و جاودان او را در دوزخ بسوزند۔ وجہ تمسک اینست کہ در دوزخ انداختن و جاودانہ سوختن وظیفہ کافران است وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وغضب مطلق جز بر کافر نیست ولعنت از رحمت دور کردن این نیز جز کافر انیست وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

خدائے تعالی ساختہ کردہ برائے او عذابے بزرگ این ہمہ کہ گفتیم صفت کافر است
قولہ " انا نقول لھم انما احتججتم بھذہ الآیۃ لقلت بضاعتکم ولمعاندتکم ومخالفتکم فلو ساعدتکم السعادۃ لما ابتدعتم وما خالفتم الصحابۃ رضوان علیھم اجمعین لان الصحابۃ ومن بعدھم اھل التفسیر اجمعوا علی ان المراد بھذہ الآیۃ الاستحلال وھکذا قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما وھو ترجمان القرآن علی ان لانسلم بان الخلود یعبر بہ عن الابد وانما یعبر بہ عن طول الزمان کما یقال خلد الامیر فلانا فی السجن اذا طال حبسہ فیہ وقال اللہ تعالی خبرا عن بلعم وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ لے اطال بھا ومال بھا واطمان بھا" اما جواب معتزلہ می فرماید کہ ایشان بدین آیت حجت میکنند بعناد ومخالف می شوند اگر ایشانرا سعادت یار بودے ہر آینہ بدعت ہمیور زیدندے ومخالفت صحابہ نمی کردندے زیرا چہ اجماع صحابہ است رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین واجماع سلف صالح است واز مفسران ومحدثان نقل است کہ ازین آیت یَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قاتل مستحل مراد است یعنی آنکہ کشتن مومنان بغیر موجب شرع حلال داند ونیک داند این آیت در حق اوست پس علی الاطلاق تمسک بدین آیت روا نباشد زیرا چہ این مفید خاصہ در حق مستحل است قول عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہمین است وعبد اللہ بن عباس را ترجمان قرآن گویند وامام می فرماید کہ لانسلم ازین خلود کہ در آیت است ابد مراد باشد زیرا چہ می باشد کہ خلود گویند ودرازی مدت مراد باشد چنانچہ گویند فلانے را امیر وبادشاہ فرمودہ است کہ ہموارہ بند کنند یا امیر فلان را ہموارہ در بند داشت ازین خبر طول مدت وکثرت ایام مراد باشد گوییم سخن این است کہ امام فرمود اما برین سخن این می آید آنچہ خصم گفت حقیقت است وآنچہ امام می فرماید مجاز چون درمیان حقیقت ومجاز تعارض شود حقیقت را ترجیح دہند جواب سخن آنست کہ این مجاز بود باجماع

صحابه و سلف صالح است پس این مجاز راجح بران حقیقت باشد همچون حقیقت متروکه
است پس ثابت شد که مراد همین مجاز است و آنکه گفته اند الله سبحانه اگر خواهد
فاسق را بغیر تعذیب بقدر گنه بیامرزد و در بهشت برد و تنعیم جاودانه اش بخشد و تمسک
این بدین آیت است إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ
لِمَنْ يَشَاءُ آرے فہم من و تو آنجا نرسد او تعالی هرچه خواهد کند و احادیث صحاح
وحسان همبرین ناطق است در رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم را پرسیدند بطریق
استفهام المومن یزنی فقال المومن یزنی و گفتند المومن یسرق قال المومن یسرق
و پرسیدند المومن یکذب فقال المومن لا یکذب و به اجماع محدثان ازین کذب
شرک مراد است. از حدیث رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم محقق شد که مومن بکبیره
کافر نشود و از ایمان بیرون نیاید و در حدیث مطول است که شخصے بود نود
و نه خون کرده بر زاهدے رفت پرسید که مردے نود و نه خون بکند و توبه بکند
خدائے تعالی بخشد زاهد گفت از چنین گنه گارے خدائے تعالی چگونه گذرد آن شخص
آن زاهد را هم کشت صد خون کامل شد بر عالمے رفت از و پرسید که مردے
صد خون کرد و توبه کرد خدائے تعالی او را بخشد عالم گفت بلے فلان زمین تائبان
است آنجا برو و توبه کن خدائے تعالی خواهد بخشید او دران زمین روان شد در اثنائے
راه اجل دریافت او مرد فرشتگان بهشت آمدند که ما این را در بهشت بریم و
فرشتگان دوزخ آمدند که او را در دوزخ بریم هر دو طایفه را تنازع شد خداوند تعالی
فرمود که زمین مساحت کنید این مرده به زمین تائبان نزدیک است یا به آن زمین
که آنجا صد خون کرده است زمین را مساحت کردند یک بدستے بزمین تائبان
نزدیک است فرمان آمد فرشتگان بهشت را که این را در بهشت برید که به زمین
تائبان نزدیک است. اکنون اے عزیز فکرے بگمار و حقیقت بدان که مرد
مومن به ارتکاب کبیره کافر نشود و از ایمان بیرون نیاید و بدان معتزله و
خوارج ازین اسلام چنان دور اند چنانچه دوزخ از بهشت.

۴. **قوله** " فان قیل روی ان النبی صلی اللّٰه علیه وآله وسلم قال من
ترک الصلوٰة عامدا او متعمدا فقد کفر وقال فی خبر آخر الفرق بین الکفر والایمان
ترک الصلوٰة قلنا تاویل الخبر کتاویل الآیة علی ما بیّنا " امام رحمۃ اللہ علیه
سوال کرد و جواب آورد که خوارج و معتزله بدین حدیث هم تمسک کنند رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم فرمود هر که نماز را عامدًا بغیر عذرے ترک آرد پس او بحقیقت ن عمدا
کافر شود. وجه تمسک آنکه رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تارک صلوٰة بغیر
عذرے را کافر نامید و این کبیره است پس مرتکب کبیره کافر باشد امام جواب
می فرماید چنانچه در آیت گفتیم که ازین مستحل مراد است اینجا نیز آنکه ترک صلوٰة را
حلال داند کافر باشد من دیده ام مردمانے را که ایشان گفتند بامداد خیزی
و برو انتی چه چیز باشد. این مردمان کافران اند مستحل و متهاون اند و دیگر جواب ن خیز
در بدو اسلام مسلمانان و مشرکان باهم مختلط بودند تا آنکه صلوٰة فارق گفته اند
میان کفر و ایمان چنانچه دو نفر ملاقات می کردند یکے مرد دیگرے را سلام می گفتے
و او علیک جواب گفتے معلوم شدے هر دو مسلمان اند من ترک الصلوٰة
متعمدا یعنی دیگر هر که نماز را ترک آورده است عامدًا قاصدًا محقق شده است
که او کافر است این شرط و جزا است از اول تا آخر همین یک حکم است هر که
صلوٰة را ترک آورده است تحقیق شده است که او کافر است این نیز در بدو
اسلام بود نشان میان مسلم و کافر این بود هر که نماز گذاردے میدانستند که مسلم
است و هر که نماز نه گذاردے می دانستند کافر است. حضرت عمر رضی الله عنه سی یکم
مومن است یا سی دوم و عثمان رضی الله عنه چهلم مومن است و ابوبکر رضی الله
عنهم چهارم مومن است اول خدیجهؓ بعد آن علیؓ پس ازان زیدؓ حارث بعد ازان
ابوبکرؓ اکنون در اسلام این چنین ضعفے بود نماز نشان بود برائے آن فرمود
هر که نماز گذارد او مسلمان است و نماز گذاردن بجماعت در مدینه شد۔
قوله " والدلیل ان الایمان لا یرتفع بالکبیرة قوله تعالی ان جاءکم

فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوْا امر بالتبيين فى نباء الفاسق فلو صار كافرا نهى عن قبول الشهادت وحديث ماعز ايضا يدل عليه لما اقر بالزنا بين يدى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فلو صار مرتدا الامر بقتله ولا برجمه" ن مرتد

امام رحمۃ اللہ علیہ جواب دیگر فرماید کہ ایمان بہ سبب گناہ کبیرہ نرود وتمسک بدین آیت کرد اِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ اگر فاسق خبرے بگوید شما خبر او را تفحص و تحقیق کنید کہ او راست گفتہ یا دروغ پس خبر فاسق را تبین و تفحص فرمود اگر فاسق کافر بودے ہر آئینہ نہی کردے از شنیدن خبر آن و فرمودے کہ خبر او رد کنید قبول نہ کنید وکذلک حدیث ماعز صحابی نیز دلیل میکند ہم برین کہ بگناہ کبیرہ از ایمان بیرون نیاید زیراچہ ہرگاہ کہ اقرار کرد بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ زنا اگر او از ایمان بیرون آمدے ہر آئینہ مرتد گشتے امر بقتل او شدے وإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ نگفتے۔ این ہر دو آیت وحدیث ماعز دلیل برین کرد کہ بگناہ کبیرہ از ایمان بیرون نیاید۔ **قوله** "والمعنى فيه وهو ان الايمان محله القلب والمعاصى محلها الاعضاء وهما فى محلين مختلفين فيتنافيان"۔

امام فرمود والمعنى فيه وفى نسخة المنقول فيه یعنی سر این است کہ بگناہ کبیرہ از ایمان بیرون نیاید زیراچہ ایمان محل او دل است و این تصدیق است کہ ہیچ عذرے ساقط نیست ومعاصی محل آن اعضا است دست و پاے و فرج و زبان و چشم ہر دو محل مختلف اند در اعضا معصیتے رود و ایمان کہ محل او قلب است او را چہ زیان رسد ایمان در محل خویش باقرار و ثبات است۔ آرے این ثابت است اما اینجا می گویند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دل را رئیس اعضا فرمودہ و اعضا ہمچو رعایا گفتہ پس رعایا آن کنند ہرچہ ملک و رئیس فرماید پس این سخن چگونہ درست آید کہ محل ایمان دل محل معاصی اعضا و اعضا مامور دل است شخصے عورتے جمیلہ را دید بروے میل کرد خطرہ بر خطرہ وطن گشت تا آنکہ آن شخص بدان کار مباشر گشت پس اعضا تبع او رفت و اعضا فعلے ناشائستہ کند

دل سیاہ گردد اگر میان ایشان ارتباط نیست دل چون سیاہ میشود شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ در عوارف می نویسد مروی الفاحشۃ فی قلب العارف کفعل الفاعلین لھا باندیشن کہ چہ می گویم کہ ارتباطے درستے است قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان فی جسد ابن آدم مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ وفی روایۃ صلح بھا سایر الجسد واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب۔ فلیتفکر ولیتعرف لو لم یکن بین القلب والجسد ارتباط واتصال کلی لم یسر صلاحہ وفسادہ الیہ البتۃ والتنافی یمنع الاتصال والارتباط۔ وبرانکہ درخت را بہ بیخ آب دہند کہ آن اصل است اثر آن در اطراف ظاہر شود خود در برگ وگل ودر میوہ اما در دل برعکس این است ہرچہ در اطراف کنند در دل کہ آن اصل است دران پیدا شود ارتکاب کبایر و زلات۔ دل را سیاہ کند این چنین گویند کہ دل مردہ است کور گشتہ وافتراق حثات ومبرات دل را سپید کند صاف و شفاف عکس پذیر سازد ذکر قدوسیات وملکوتیات ولاہوتیات وجبروتیات درو سے پیدا شود این را دل زندہ نامند۔ حاصل از جملہ کلمات کہ گفتیم این آمد میان دل واعضا ارتباطے کلی واتصلے اصلی است فیض او بد و میرسد۔ بہوش باش وغافل مباش چہ گفتم اللھم الا ان یقال اگرچہ بینھما ارتباطے ہست وعصیان اعضا در دل اثر میکند با این ہمہ عصیان اعضا منافی تصدیق قلب نیست فصح قول الامام۔

۵۔ **قولہ** " قولہ تعالیٰ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وھذہ مسئلۃ مختلفۃ لان الجبریۃ لاتری الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واحتجت بقولہ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ " امام ی فرماید مسئلۂ دیگر اگر مرد مسلم کسے را بیند کہ فعلے ناشائستہ می کند ازان فعل او را منع کند وبفتوی آن فرماید ومعنی آیت كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ہستید شما بہترین امتان زیرا چہ شما امر معروف

می کنید و نہی از منکر میکنید در زمانہ کہ آین باشد تامرون بالمعروف وتنہون
عن المنکر بیان خیریت ایشان باشد این سیرت اہل سنت وجماعت است
کہ امر بمعروف و نہی از منکر میکنند و این مسئلہ مختلف است میان ما و میان
جبریہ کہ ایشان احالت افعال واقوال بدین میکنند خود را مجبور در افعال واقوال
اعتقاد می کنند اعتقاد نمی کنند امر بہ معروف و نہی از منکر را زیرا چہ چون
مجبور اعتقاد کنند امر بمعروف و نہی از منکر برخاست کارے زیادتے باشد
وایشان تمسک بدین آیت می کنند لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ
ترجمہ این آیت شمارا زیان نتواند رسانید کسیکہ گمراہ شد چون ہدایت
یافتید پس این چنین باشد ضلال ضال وزیان زیان کار بر تو نیاید اگر تو ہدایت
یافتہ باشی پس امر بہ معروف و نہی از منکر زیادتی باشد و امام جواب ایشان
میفرماید **قولہ** "قلنا الایۃ فی نفس المضرۃ وبہ نقول فان مضرۃ
المعصیۃ لا تعد والعاصی وقال اللہ تعالی وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی واما
وجوب الامر بالمعروف والنہی عن المنکر فایۃ اخری وھو قولہ تعالیٰ تَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ امام جواب این طایفہ می فرماید کہ معنی آیت این است
کہ معصیت عاصی از وے تجاوز نمیکند چنانچہ در آیت دیگر است وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ
وِّزْرَ اُخْرٰی اے لا تحمل نفس حاملۃ ذنب اخری بر ندارد بردارندہ بار دیگرے
و گناہ دیگرے را پس این سخن با امر معروف و نہی منکر چہ نسبت دارد امام ایشان
را نسبت بجہل می کند معنی این آیت را فہم نکردہ اند اما برائے وجوب امر معروف
و نہی منکر را این است تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔ اینجا مرا
مشکلے است چون امر معروف واجب باشد و مرد مسلم را شاید کہ از فعل ناشائستہ
برادر مومن را منع کند ہستند قومے کہ فعل فاحش را کسب ساختہ اند و این کار را آشکارا
می کنند بادشاہ و علماء و آنانیکہ دست دارند برائے منع را منع نمی کنند
و این نوع را اہمال کردہ اند مردے صالح شیخ زاہدے دانشمندے دران راہ

میگذرد مردمان آشکارا آن کار می کنند و بران میروند و هیچ کس را منع نمیکنند نمیدانم این نوع را چه نامند. **قوله** "قال علیه السلام من رای منکم منکراً فلیدفعها بیده او بلسانه او بقلبه و ذلک اضعف الایمان. ایضاً. قال علیه السلام من رای منکم منکرا فلیغیر بیده فان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه و ذلک اضعف الایمان" هر که از شما منکر شرع از کسے بیند پس آن منکر را بدست خویش بگرداند چنانچه امیر و نایب او و اگر آن قوت نباشد که بدست بگرداند پس گو بزبان بگرداند امر به معروف و نهی از منکر کند یعنی بندے نیکو گوید چنانچه علماے دیندار و مشایخ کبار و اگر بزبان هم نتواند پس گو بدل خویش آنرا انکار کند. این دو سه احتمال دارد. یکے آنکه بدل انکار کند یعنی بدل عقیده کند این کار نیک نیست که این شخص میکند و دیگر بدل دفع کند از خداے بخواهد که این شخص را ازین کار بازدارد و دیگر بدل خویش بنشیند و دل را بگمارد تا حق تعالی در دل ایشان القا کند که ازان کار باز آیند و ذلک اضعف الایمان. این نیز دو سه معنی احتمال دارد یکے آنکه این ضعیف ترین ایمانها است زیرا چه بدل دانست که شے منکرے هست و منع نه از خوف می کند اگر گویم مردمان با من جنگ کنند دشنام دهند بزنند بکشند پس این ایمان ضعیف ترین ایمان باشد. و دیگر و هذا لا یمان اضعف المومنین این ایمان ضعیف ترین مومنان است و معنی دیگر اضعف ایمان بدین معنی که دل گمارد تا ازان کار باز آید اضعف بمعنی دو چند باشد. در عوارف گوید دو یار بودند یکے را از ره انحرافے شد آن دوم یار از وے نبرید و بران دل داشت تا لذت آن شے منحرف از دل او برود او بحق باز آید براے این مصلحت چهل طے کرد و هر بار بیاره پرسید آن لذت انحرافے از تو رفت او گفتے نه باز همبرین طے ماندے طے میکردے و دل داشته می بودے تا خداے تعالی او را ازان باز آرد بعد از چهل طے و چهل روز و شب دل داشت آن یار گفت آن لذت

انحراف از دل من رفت و بخداے باز گشتم اکنون چہ می گوئی این ایمان دو چند ایمان باشد فافہم واغتنم فعلی ھذا التقدیر معنی ممن لم یستطع اے لم یکن لہ استطاعۃ الی التغییر بالید ولا یمکن لہ القول باللسان بالامر بالمعروف والنھی عن المنکر اضعف بنیتہ وتشغل قلبہ بربہ ولھجوم قوت وتتہ علیہ حتی لاینفرغ بالتکلم فیقلبہ علی ما وصفناہ۔

۶- **قولہ** " وقولہ علیہ السلام ان ما اصابک لم یکن لیخطئک وما اخطاک لم یکن لیصیبک وھذہ المسئلۃ مختلفۃ بیننا وبین المعتزلۃ والقدریۃ فانھا ینفیان ارادۃ اللہ تعالی ومشیتہ عن فعل العبد اذا کان معصیتہ ویقولان ان معصیۃ العاصی وکفر الکافر لیس بمشیۃ اللہ تعالی وارادتہ لانہ لو اراد اللہ تعالی معصیۃ العاصی وکفر الکافر ثم عذب علیھما کان ذلک جوراً منہ وحاشا ان یوصف اللہ تعالی بالجور والظلم وعن ھذا سمونا اھل الجور وسموا انفسھم اھل العدل " معنی حدیث این است اہل سنت وجماعت ہمیں می گویند کہ اوند بحانہ ہر چہ قضا و تقدیر کردہ است کہ ترا رسد ہرگز ممکن نباشد کہ خطا کند و خلاف تقدیر شود اگر خداے تعالی بر یکے تقدیر کردہ است کہ او منتفعت بحنات شود ممکن نباشد و میسر نگردد کہ از وے سیئہ آید و اگر خدا بر کسے این قضا و قدر کردہ است کہ او شر کند کسے نتواند کہ اورا بخیر آرد ختم علی قلوبھم برین شاہدے عدلے است این مسئلہ مختلف است درمیان ما و میان معتزلہ و قدریہ اہل سنت و جماعت میگویند ہر چہ بندہ می کند از خیر و شر بہ ارادۂ خداے تعالی و بہ مشیت اوست اما در شر ارادہ ہست رضا نیست و معتزلہ می گویند در شر ارادہ و مشیت او نیست کہ اگر شر بہ ارادہ و مشیت او باشد بمقابلۂ آن معصیت و شر فردا عذاب کند این جور و ظلم باشد تعالی اللہ عن ذلک اورا بجور و ظلم نسبت نہ کنند او از جور و ظلم منزہ است پس این آید خیرے و شرے کہ بندہ میکند بہ اختیار خویش میکند وا یجاد خلق خود

خویش میکنند همین سبب ایشان خود را عدلیه و اهل عدل نام نهند و ما را اهل جور
نام کنند ما جواب ایشان در ابتدای شرح عوارف در محل دیباچه نبشته ایم
تو به امعان نظر کن ببین به اصغائے تمام بشنو و فردائے قیامت آمنا و صدقنا
کافر را در حضرت بیارند کافر گوید کفر مارا هم تو آفریدی و امروز بمقابلهٔ آن
بر من عذاب می کنی این ظلم صرف باشد خداوند تعالی با وے گوید آرے کفر ترا
از عدم صرف که او را مادّه و هیولی نبود من آفریدم و کفر ترا متجدد آفریدم و تا بودی
ساعةً فساعةً ترا با کفر آفریدم و همبران میرانیدم و تا تو در حضرت ما آئی بر کفر میداشتم
و این که در حضرت من استاده حجت می گوئی این استادن ترا و حجت ترا من آفریدم
و ترا که در دوزخ میفرستم هر گاهیکه دران طرف میزنی آن گام ترا و زدن گام ترا با
تو و با کفر تو مجدد می آفرینم و دوزخ من آفریدم و آتش آفریدم سوختن و خاصیت
سوختن و به آتش من آفریدم و آتش بر تن تو من گماشتم و تن تو که قابلیت سوختن دارد
آن تن را من آفریدم و این وجدان درد که از سوختن آتش تن را می آید آن وجدان
و آن درد و آن نار و سوز و آن وجدان در تو من آفریدم و نعره و اضطراب و سوزے
که در تو هست من می آفرینم اے بدبخت شقی ظلم از کدام راه آمد و جور از کدام
دریچه سر کشید اے مرد موحد اے مرد مسلم باندیش که چه نبشتم این سخن آنگه
درست آید که خداوندگارے بنده را کارے فرماید و او آن کار نه کند
بمقابلهٔ آن عذاب کند این ظلم باشد اما نحن فیه هیچکس را مدخلے نیست ترا
این اعتقاد هست که اهل سنت و جماعت و اجماع علما برین اند الله سبحانه
خالق افعال العباد کما هو خالق اعیانهم سبب این است که معتزله خذلهم الله
مارا مجبره نام نهند چون این معنی محقق شد که او تعالی خالق افعال عباد است
پس هر خیر و شر از وست تعالی. اینجا اگر گویند فعلی هذا به ارتکاب شر چرا عذاب
کنند گویم این الٰهیات است عقول ناقص ما بنهایت الٰهیات را جرأت ندارد
ادراک نه تواند کرد اساتذه چنانچه حسن و غیره او را پرسیدند الله تعالے

ابلیس را آفرید و او ما داے ہر شر و مصدر ہر قبیح و مرجع ہر شنیع اوست شما چگونہ گوئید کہ خالق شر نیست آن استاذہ گفتند این الہیات است عقول ناقص و فہوم قاصرہ ما آنجا نرسد ایشان گفتند اے جاہلان و اے احمقان ابتدائے در جملہ امورے چرا نمی گویند کہ عقول ما تا آنجا نمی رسد در حدیث است کہ خلقت الخلق وجعلت ہؤلاء للنار ولا ابالی وخلقت الخلق وجعلت ہؤلاء للجنۃ ولا ابالی الحدیث نہ من و تو آنجا کجا رسد در مصابیح است کہ موسی صلوات اللہ علیہ و سلامہ بہ آدم صلوات اللہ احتجاج کرد و گفت ترا از گلے و آبے آفرید و ہمچنین زبان و دست و پاے و عقل ترا داد و بہشت کہ بہترین مقامہاست ترا دران جاے سکونت فرمود چرا یکدانہ گندم خوردی تا ترا از بہشت بیرون کردند آدم گفت از ان کہ مرا آفرید در توریت بچند سال دیدی کہ تقدیر کردہ بود وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی گفت بچہار ہزار سال فحج آدم موسی این امثال اگر بنویسم مجلدات میشود

سخن کوتاہ کن گیسو دراز است
محقق شد کہ محرم در جہان نیست

اصل سخن ہم برین باز آمد لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ. بیت

سزد کہ دم نزنم کہ این مقام تسلیم است
رسد چو گوے نہم سر بزیر چوگانت

قولہ "قلنا لہم ہذا من قلۃ عقلکم وجرأتکم علی اللہ حیث تغلبتم ارادۃ المخلوق علی الخالق تعالی وتقدس وحاشا ان تغلب ارادۃ المخلوق علی ارادۃ اللہ تعالی بل ارادتہ غالبۃ ومشیتہ نافذۃ" ما قال الامام یصح لو یقولون ان اللہ سبحانہ یرید ان لا یفعل العبد شرا البتۃ والعبد یرید ان یفعل وارادۃ العبد تنفذ فعلی ہذا یقال ارادۃ العبد تغلب علی ارادۃ اللہ فاما اہل الاعتزال یقولون ان اللہ لا یرید شرا ولا یخلق شرا والا یلزم فعل الجور علیہ بتعذیب العاصی تعالی عن ذلک علوا کبیرا ونحن نقول انتم مشرکون تثبتون خالقین بلا عدد وکم کلکم عباد اللہ فکم خالقون علی

ذلک العدد فانتم مشرکون باللہ تعالی وانا اقول الحق انہ سبحانہ مرید الخیر والشر القبیح خالقہما ولکن لیس یرضی بالشر فلذلک یعذب العبد بالکفر والمعصیۃ الھم ھذا الہیات وعقولنا وفھومنا بہ قاصرۃ وانا اثبت فی اول الکتاب انہ سبحانہ خالق کل شئ منزھا عن صفت الجور والظلم۔ وانچہ در کتاب مسطور است امام فرمودہ است درست آید اگر ایشان گویند خدا ے می خواہد کہ بندہ شر نکند و بندہ میخواہد کہ بکند وخواست بندہ نافذ شود آنگہ این آید کہ ارادۂ بندہ غالب آید بر ارادۂ حق واہل اعتزال این ابالسہ وشیاطین چنین میگویند کہ خدا ے مرید شر نیست وخالق شر نہ بندہ بہ ارادۂ خویش خلق شر میکند بندہ خالق افعال خویش است واہل سنت وجماعت می گویند کہ او خدا ے تعالی مرید خیر و مرید شر ہم ہست اما شر را راضی نیست چون او تعالی رضا نداد او کافر را بکفر وعاصی را بمعصیت عذاب کند۔ اے عزیز این الہیات است عقل ما ناقص وفہم ما قاصر بغایت الہیات نرسد ومن در اول کتاب نفی جور وظلم از حضرت تعالی کردہ ام اگر ترا مشکلے است از بالا بخوان وبہ بین۔ **قولہ** "ولا یجوز ان یکون معصیۃ العاصی وکفر الکافر الا بارادتہ لانہ تعالی یبین لھم طریق الھدایۃ والضلالۃ ویحدث الاستطاعۃ وھو التوفیق من اللہ تعالی ثم المذھب الصحیح وھو مذھب اھل السنۃ والجماعۃ ان افعال علی نوعین منہا ما ھو طاعۃ ومنہا ما ھو معصیۃ فالطاعۃ بمشیت اللہ تعالی وارادتہ وقضائہ وامرہ والمعصیۃ بھذا کلہ دون رضائہ وامرہ۔" امام میفرماید روا نیست کہ معصیت عاصی وکفر کافر بہ رضا ے او باشد طاعت بخواست خداوند تعالی وبہ ارادت وبہ قضا وبحکم او وبہ تقدیر اوو بہ امر و رضا ے اوست ومعصیت ہمچنین است بقضا ے اوست وبہ تقدیر اوست وبہ مشیت وارادۂ اوست وبحکم اوست اما برضا وامر او نیست۔ **قولہ** "فان قیل ما معنی قولہ تعالی مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَۃٍ فَمِنَ اللّٰہِ وَمَآ اَصَابَکَ

مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ قلنا معناه ان لا تضيف الشر الى الله عند الانفراد رعاية للادب وان كان حصول ذلك من ذلك العبد بتخليق الله تعالى اياه وهذا لان الاضافة على نوعين اضافة التحقيق واضافة الكرامة واضافة التحقيق مثل قوله تعالى وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واضافة الكرامة مثل قوله تعالى نَاقَةُ اللهِ وَرَسُوْلُ اللهِ والطاعة والمعصية خارجتان عن اضافة التحقيق لانه ذلك مذهب الجبرية فبقيت اضافة الكرامة فالطاعة مكرمة مرضية جاز اضافتها الى الله تعالى بالانفراد والمعصية غير مكرمة لا يجوز اضافتها الى الله تعالى بانفراده ولكنها مضاف عند الجملة كما قال الله تعالى قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ فان اشكل عليك هذا بالافعال فاعتبر بالاعيان فانه لا يقال يا خالق الخنازير والحيات والعقارب مراعاة للادب بل يقال ان الله خالق كل شئ" امام می فرماید برین سخن سوال می کند که خداوند میفرماید مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ قلنا لا تضيف الشر الى الله عند الانفراد ورعاية الادب وان كان حصول ذلك الخ انچه برسد ترا نیکی پس آن از خداوند تعالی است وانچه از بدی باشد آن از نفس تست ازینجا این آید که سیئه بتقدیر او نباشد جواب این است هم شر بتقدیر و بقضاے اوست اما ادب نگاه دارند شر را منفرد اضافت بخداے تعالی نکنند بنفس خود کنند اگرچه حصول شر از بنده بخلق اوست تعالی چنانچه نگویند یا خالق الخنازیر والحیات والعقارب بلکه گویند خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ایشان هم بدخول اول درخواهند آمد در ذیل این آیت می فرماید كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ" وهذا لان الاضافة على نوعين" امام میفرماید رضی الله عنه این مسئله را باز تکرار میکند براے تحقیق وثبات وتاکید بدانکه یعنی این آیت مَا اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَا اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَفْسِكَ این امر اضافی است اضافت تحقیق چنانچه وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واضافت تکریم چنانچه

نَاقَةُ اللّٰهِ از صالح پیغمبر علیہ السلام معجزہ طلبیدند گفت چہ معجزہ نمایم گفتند خدائے را بگو از کرانۂ کوہ مادۂ شترے بیرون آید تا تشنیند۔ بچہ زاید صالح پیغمبر علیہ السلام گفت اگر این معجزہ خدائے تعالی شمارا بنماید و شما ایمان نیارید بلا بر شما افتد صالح علیہ السلام دوگانہ گذارد و دست برداشت از خدا خواست، کوہ بجنبید بشگافت و از وے خون روان شد بادہ شترے بیرون آمد ہشت بچہ زاد صالح علیہ السلام فرمود نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيَاهَا نگاہدارید حق ناقۃ اللہ یعنی ترک دہید آزار او و آب خوراندید او را در روز و آن روز کہ نوبت او باشد و ازین مقصود این است کہ ناقۃ اللہ این اضافت تکریم است زیراچہ بغیر واسطۂ کسے و بغیر محلے از کوہے خداوند بقدرت خویش بیرون آورد و کذلک اضافت رسول اللہ اضافت تکریم وکذلک قولہ تعالی فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي حاصل این آمد ادب بنا شد شے شنیع ردی را منفرد اضافت بخدا کنند اما بہ اجمال عند الجملہ اضافت کنند۔ قولہ تعالی قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔

۷۔ قولہ "ولا نتبرأ عن احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ وھذا مسئلۃ یختلف بیننا وبین الروافض لانھم یتبرؤن عن الصحابۃ الا علی رضی اللہ عنہ فنرد قولھم بقولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم والاخبار فی فضایل الصحابۃ کثیر لا یطول ذکرھا ھنا"۔ امام میفرماید رضی اللہ عنہ از ہیچ یکے از صحابۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیزار نشویم چنانچہ ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ و طلحہؓ و زبیرؓ و عبد الرحمن عوفؓ و سعد ابن ابی وقاص و سعید بن زید و معاذ جبل و ابو عبیدؓ جراح و زیدؓ بن ثابت و امثال ایشان اما روافض بعضے را انکار می کنند و بعضے را قبول می کنند ابوبکر و عمر و عثمان را انکار می کنند اگر موجب و سبب آنرا بیان می کنم قصہ دراز می شود این مختصر تحمل آن نکند اگر ترا مطلوب است تواریخ مطالعہ کن ہمہ چنانچہ ہست بگفتہ اند۔ محمد حسینی میگوید مسلمانان را این قدر باید دانست اول ہم ابوبکرؓ ثم

عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ رضوان اللہ علیہم ثم باقی العشرۃ اہم ستۃ طلحہؓ زبیرؓ عبدالرحمن بن عوفؓ سعدؓ ابی وقاص سعیدؓ بن زید ابو عبیدہ جراح ۔ امام میفرماید نشر کردیم قول رافضی را بقول پیغامبر علیہ السلام یاران ہمچو ستارگانند، ہر کدامی اقتدا کنید راہ راست یابید پس بدین حدیث رد مذہب ایشان ثبوت یافت و فضایل صحابہ بسیار است آنکہ ذکر آن اینجا کنم دراز میشود نبشتہ نشد۔

٨ ۔ قولہ " ولا نوالی احداً دون احد وھذہ مسئلۃ مختلفۃ بیننا و بین الشیعۃ لانہم یوالوا علیاًؓ وھذا اقرب من مذہب الروافض ایضاً وقد بینا فسادھم ": امام می فرماید رضی اللہ عنہ این نکنیم و این نشاید کہ دوست گیریم بعضے صحابہ را و بعضے را دوست نداریم و در این مسئلہ میان ما و میان شیعہ اختلاف است و مذہب شیعہ نزدیک مذہب روافض است ۔ شیعہ قومے اند کہ ہمین علی کرم اللہ وجہہ را دوست دارند و ترد مذہب روافض کہ بحدیث رد شدہ است رد مذہب شیعہ ہم شد والامام اراد بالشیعۃ المطعونون والمردودون الغلاظ والا من الشیعۃ عمار بن یاسر و سلمان الفارسی وحذیفہ وعبد اللہ بن عباس وعبد الرحمن بن الحُرَیلیؓ م ومالک ابن اشتر والحسن والحسین ومحمد بن الحنفیہ وغیرھم اکثر من ان یحصی وھم من الصحابۃ الذین بایہم اقتدیتم اھتدیتم ۔ قال الامام فضایل الصحابۃ کثیر نعم کذلک ۔ ولکن روی عنہ ایضا علیہ السلام فی البخاری قال علیہ السلام انما انا فرطکم علی الحوض ولیردن علیّ ناس من اصحابی حتی اذا رایتہم و عرفتہم اختلجوا دونی فاقول یارب اصحابی اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک وفضیلۃ الصحابۃ ھم الذین مضوا علی سنتہ واطمانوا بہا وماتوا علیہا کابی بکر وعمر وعثمان وعلی ومعاذ جبل وابو عبیدۃ جراح وسعد ابی وقاص وطلحہ و زبیر وسعید بن زید وغیرھم اکثر من ان یحصے وقول الامام ھذا قریب من مذہب الروافض نعم الحب والولایۃ امر طبیعی ما یقول الامام ھل من

ن الجو م

ولد ونافلة لا يجب والده وجده ولكن يقال التفضيل شيئ آخر والموالاة
شيئ آخر قد بيناه في اعتقادهم من قبل عند ذكر ابي بكرؓ وعمرؓ وعثمانؓ
وعليؓ ونحن ايضا على معتقداتهم۔

۹- **قوله**. "ثم اختلفوا في الايمان والاسلام. قال بعضهم هما واحد لان
بقوله تعالى وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ
مِنَ الْخَاسِرِينَ. وقال بعضهم هما متفاوتان." وقال الامام ماتريدی
ليس الفرق بين الايمان عند اصحابنا بدلالة قوله تعالى فَأَخْرَجْنَا مَن
كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ فَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ. وبقوله
تعالى إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. وقوله تعالى
قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ط قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَٰكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا —
وجاء في الآثار ان جبرئيل عليه السلام سأل رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فلما فسّر رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قوله الايمان
ان تؤمن بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والقدر خيره و
شره من الله تعالى وبعده سأل عن الاسلام فقال اقامة الصلوة
وايتاء الزكوة وحج البيت وصوم شهر رمضان والاغتسال عن الجنابة
ولو كان الايمان والاسلام واحداً لم يسأله ثانياً بعد بيان الايمان
عن الاسلام. الا ان الاصح ما قال ابو منصور الماتريدی تغمده الله بالرحمة
والرضوان ان الاسلام معرفة من التكاليف ومحله الصدر لقوله تعالى مؤنة التكاليف
أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَىٰ نُورٍ مِّن رَّبِّهِ والايمان معرفة
الله تعالى بالآية البينة ومحله القلب لقوله تعالى وَلَٰكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ
إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ والقلب داخل الصدر والتوحيد
محله الفؤاد وهو داخل القلب والمعرفة محله السر وهو داخل الفؤاد
فيقوم المعرفة فيصير عارفا بالله تعالى بجميع صفاته ثم يتلألأ نوره وهذا

هو المعنی الاصح لقوله تعالی اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ الایة جعل الصدر بمنزلة المشکوة والقلب بمنزلة الزجاج والفواد بمنزلة المصباح والسر بمنزلة الشجر وداخل السر موضع الخفی وهو موضع نور الهدایة ولا صنع للعبد فیه سوا الله تعالی لان الله تعالی اذا اراد ان یهدی عبده من الضلال یلقی نوره فی موضع الخفی فیتلالا اسراره فهو معنی قوله تعالی فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ثم یتلالؤ النور الی السر فیقوم للعبد فعل التوحید فیوحد الله تعالی ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلک النور حتی یتلالؤ الفواد فیقوم له المعرفة فیصیر عارفا بالله تعالی بجمیع صفاته ثم یتلالؤ ذلک النور الی القلب فیقوم له الفعل الایمان ثم یتلالؤ النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام ثم ینتشر ذلک النور الی الاعضاء فیتقاضی العبد بالاجتناب عن المعاصی والائتمار بامر الله تعالی ولاجابت العبد الی ذلک صار مومنا تقیا تدخل تحت قوله تعالی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ فاذا صار ههنا امور الاربعة التوحید والمعرفت والایمان والاسلام فاذا اجتمعت صارت دینا وهو معنی قوله تعالی اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ۔

مسئله این است اختلاف کرده اند درمیان ایمان واسلام. بعضے گفته اند هردو یکے اند به دلیل کلامیکه درمتن است من می گویم اصل همان ایمان است واسلام استسلام است یعنی تمام ایمان بدین است که اقامت صلوة باشد وایتاے زکوة باشد وحج بیت وصوم رمضان باشد کمال ایمان اینست که بااین همه باشد هرکه ترک این اشیا کند بدین اعتقاد که فرض نیست او کافر باشد زیراچه بانکار این انکار ایمان میشود زیراچه این از کلیات ایمان است وکذلک انکار پیغمبرے هرکه گوید او پیغمبر نبود ویاکه گوید که او بشر نبود وکذلک اگر اعتقاد کند که خیروشر از خداوند تعالی نیست

چنانچه معتزله میگویند گنہ ا ... هر یکے دلیل میگوییم سخن . و از میشود اما کلیات
میگوییم تو هم بدین اعتقاد کن و هم برین باشتم در ترجمه مشارق هم نوشته
ام آنجا ناظر شو این سخن محقق است اهل علم که گویند ایمان و اسلام مراد دارند
و اسلام گویند ایمان مراد دارند گوئی مترادف اند باز میگوییم که میان ایمان
و اسلام بسیار تفاوت نیست اما کمال ایمان باستسلام است شیخ ابوطالب
مکی در قوت القلوب نبشته است قال المرجئة الایمان لا یزید ولا ینقص
وقال هذه مسئلة احدثها علماء اصفهان وفی التاریخ کذا و نزدیک ن صفاهان
ابوطالب مکی و اکثر صوفیه ایمان کمالے و نقصانے دارد اما من میگوییم
این اختلاف بدین ماند چنانچه انسان باشد و او را ثیاب فاخره
و لباس بهیه باشد و انسانے دیگر برهنه است زیرا چه انسان عبارت
از حیوان ناطق است و آنچه در انسان است هست اکلے و شربے
و غضبے و شهوتے و بغضے و صلحے و دفع ضارے و جذب منفعتے تمام
دارد اما اگر این شخص برهنه را جامهٔ زیبا در بر کند لباسے پشمینه باشد ن مستحنه
و اندامے زیبا ترین اندامها باشد و کرّے و فرّے مثلاً یکے را بادشاه
نام نهند و یکے را وزیر نام نهند این از کمال انسانیت است. هر مومن ن انسان است
پنج وقت نماز به جماعت بگذارد و جمعه و اعیاد بجا آرد و نوافل گذارد
و دوام وضو دارد و از مکروهات و از کبایر و صغایر و از منهیات و آنچه
لایعنی است ممتنع باشد این از کمال ایمان است و کمال دین او ست
علی هذا بگوییم ایمان تفاوتے ندارد تو چه میگوئی مردمانے که جمله نماز
گذارند و همه عمر ایشان در بیع و شرا رود چه گوئی ایمان ایشان با ایمان
ابوبکر رض و عمر رض و عثمان رض و علی رض برابر باشد. با علی رض گوید انت منی بمنزلة
هارون من موسیٰ و با ابوبکر رض گوید لو وزن ایمان ابی بکر رض مع ایمان
اهل الارض لرجح و با عمر گوید ان الحق لینطق علی لسان عمر رض. با عثمان رض

ذوالنورین گوید وان لم یحضر البدر ولکن ہو بدری این کمال ایمان است پس کمال ایمان بہ اسلام واستسلام است چنانچہ ذکر رفت و ابومنصور ماتریدی انچہ گفتہ است ہمبرین دلیل کند کہ من گفتم وآنکہ تفاوت گفتند الاسلام بمعنی الاستسلام وھو الانقیاد للاوامر والاجتناب عن النواھی والایمان التصدیق والاقرار التصدیق بالقلب والاقرار باللسان من غیر اکراہ۔ اکنون این فرقے است کہ عین دلیل بر اتحاد میکند کسے این چنین مومنے دیدہ است کہ ایمان بہ یگانگی خدائے تعالی ورسالت پیغامبر دارد وشرایع قبول نکند وشیخ ابومنصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ ہمبران است کہ من نبشتم تو فکرے بکن وبہ بین ودر کتاب اللہ ہم ایشان را ہیچ داشت چنانچہ ذکر رفت اما من میگویم چہ مصلحت است کہ فرق نکنند میان ایمان واسلام اگر خلق این فرق نمیدانند وعلی العموم اہل ایمان را پرسند الاماشاءاللہ اگر کسے نداند وازین کہ نداند در دین واسلام چہ زیان باشد پس فایدہ چہ باشد در عقاید آوردن الا ان العلم حسنٌ والجھل قبیحٌ وآنکہ بعضے فرق تفاوت گفتہ اند تمسک بدین میکنند اگر یکے بودے جبرئیل صلوات اللہ وسلامہ علیہ ہر یکے را علحدہ نہ پرسیدے وبعد بیان ایمان از اسلام نہ پرسیدے وجواب این گفتہ شد۔ وآنکہ گفتہ اند ایمان کمالے ونقصانے دارد امامن حیث التصدیق والاقرار لا یزید ولا ینقص الا ان الاصح ما قالہ ابو المنصور الماتریدی الاسلام معرفت التکالیف ومحلہ الصدر لقولہ تعالی اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ الی اخرہ وابومنصور کہ فرمود محلہ الصدر تمسک بآیت مذکورہ کرد کہ محل اسلام صدر است ازین صدر قلب مراد است وآنکہ گفت ایمان محل او قلب است محل چہ معنی دارد یعنی متعلق قلب است بمعنی مومن این است کہ بدل خدا را یکے داند بہ اوصاف کمال وبران ملازم باشد وبران بمیرد۔ این مجموع قول ابومنصور ماتریدی است

امام حکایت قول او می کند حاصل این مجموع اینست که میگوییم صدر بمنزلهٔ
مشکوة است مشکوة طاقچه در دیوار باشد او نافذه نباشد و تو در ان میان
چراغی نهی و آن چراغ درمیان شیشه باشد تصور کن تمام شیشه چراغ نماید
سخت تر روشن چنانچه ستاره باشد زهره یا مشتری و تمام آن خانه بنور
آن چراغ روشن شود و منور گردد و همه اطراف خانه بنور آن چراغ مشرقه
و آبادان نماید پس آن نور اسلام او بدین صفت باشد که باطراف او به دست
و پا و زبان او و سر او و زبان اقرار کند و به دست و پا انقیاد کند و بدل تصدیق
نماید این مجموع ایمان و اسلام باشد فیض آن نور که به دست و پا رسید عبادت
و صوم و صلوة و زکوة ازین مجموع بیان ایمان و اسلام شد همانجا گفته بودیم
که اصل ایمان است و اسلام دلیل کمال ایمان است۔ قوله تعالی شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ کثیرة النفع لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ عبارت از احاطه آن نور است
يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ فتیله او آنچنان قابل اضاءت است اگرچه آتش بدو نرسد
از خود روشن است۔ حاصل کلام این آمد هر کرا خداوند سبحانه به هدایت خاص
مخصوص کرد که فعل بنده را دران مانعی نیست از جمیع موجودات و مشهودات
منقطع و منزوی شود و روی بخدا آورد و اصنام و غیر آنرا مقابل کرده
چه مجال گفتار است وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا
این خاصه توحید اهل خصوص است۔ و دیگر جبرئیل ع با رسول الله صلی الله علیه و آله
وسلم گفت اخبرنی عن الاحسان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فرمود
الاحسان ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک یعنی محسن
اوست که خدایرا پرستد بدین صفت گویی که او را می بیند یعنی بدان خشوع
و خضوع و حضور پرستد گویی تو او را می بینی یعنی زیراچه اگر تو او را نمی بینی او
حاضر است او ترا می بیند تو نیز همچنان تصور کن چنانستی که او را می بینی۔
اکنون بدانکه ان تعبد گفت تصلی نگفت زیراچه صلوة و صوم و حج و زکوة

ہمہ عبادت خدا است پس این سخن دوام حضور تقاضا کند زیرا چہ مردم از صوم و صلوٰۃ و حج خالی نیست پس ہموارہ ہمچنین باشد کہ در محضر خدا است در اکل و شرب در صوم و صلوٰۃ و حج در ہر کارے کہ باشی در محضر خدا باش۔ حکایت سری سقطی و جنید شنیدہ باشی مبداے این سخن است کہ ما گفتیم حکایت این است شبے سری سقطی بوقت خویش مشغول بود جنید دران ایام چہار سالہ بود و جنید خواہرزادہ سری بودہ است بازی کنان آمد سری باوے گفت اے پسر چہ بازی می کنی بنشین و ورد خویش بگو اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی خدا حاضر است خدا مرا می بیند خدا با من است سری آخر شب سر بر کرد دید کہ جنید نشستہ است گفت اے پسر ورد چہ کاری گفت اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی جنید را بذکر بر گرفتند بحالتے کہ با خود نیست طعام گذاشت آب گذاشت گفت اگر طعام خورم متوضی حاجت شود در متوسی چون نشینم خدا حاضر است خدا ناظر است خدا با من است و بول چون کنم او مرا می بیند جنید بچہ بود کودک بود بحسب فہم گفتند طعام و آب بخور چون ترا حاجت انسانی شود پردہ پیش تو فرو خواہد افتاد آن ساعت متوضی بنشین و بول بکن اہل مراقبہ را این اول حال است ہر کرا حضور غلبہ کند روزگار پیش آید خواجہ من میفرماید در اول مرا میسر نبود کہ زانو بالا کنم و بنشینم مقصود ان تعبد اللہ کانک تراہ ازین مراد است در ہر حالیکہ باشی در محضر خداوند تعالیٰ باشی زیرا چہ عبودیت صفت لازم عبد است بوجہ من الوجوہ ساقط نشود کالتصدیق للمومن و اقرار بصورت اکراہ یا بصورت دیگر ساقط شود۔ الغرض کمال ایمان و اسلام عبارت از اقامت صلوٰۃ و ایتاے زکوٰۃ و صوم رمضان است و ایشان بصورت عرضے موخر شوند و ساقط شوند چنانچہ صوم رمضان بصورت مرض تاخیر شود و حج نیز بصورت خوف طریق فرضیت او ساقط شود کذلک زکوٰۃ و اقامت الصلوٰۃ۔

۱۰- **قوله** "ينبغي للمومن ان يقول انا مومن حقا ولا ينبغي ان يشك في ايمانه ولا يقول انا مومن انشاء الله تعالى لان الله تعالى قال إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا اے لم يشكوا في دينهم وقال الله تعالى أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا ومن قال انا مومن انشاء الله تعالى فانظر لأيّ حالٍ استثنى الحالة الماضية وهو ان يقول كنت مومنا امس انشاء الله ام استثنى الحالة التي هو فيها فيقول انا مومن انشاء الله الساعة ام استثنى الحالة المستقبلة وهو يقول اكون غدا مومنا انشاء الله فان قال كنت مومن امس انشاء الله تعالى او قال الساعة انا مومن انشاء الله تعالى وهو الحالة التي هو فيها فقد كفر بهاتين اللفظين وان استثنى الحالة المستقبله وقال اكون غدا مومنا انشاء الله تعالى جاز ذلك لكن ذلك القول منه بدعة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال من لم يكن مومنا حقا كان كافرا حقا وروى عن الضحاك انه قال جاء رجل الى ابن عباس رضى الله عنه وقال يا ابن عباس انا مومن انشاء الله تعالى فقال ابن عباس رضى الله عنه ثكلتك امك اتومن بالله وبما جاء من الله تعالى قال نعم قال ابن عباس قل انا مومن حقا ثم قراء هذه الاية إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا اے لم يشكوا في الله تعالى ولا في رسوله ولا في شئ جاء من الله تعالى لان الاستثناء يبطل الايمان بدليل انه لو قال بالفارسية خدائے ہست انشاء الله تعالى وروز رستخيز خواہد بود انشاء الله تعالى وکتابہا ہستند انشاء الله تعالى ومحمد پیغمبر بود انشاء الله تعالى فانه يصير كافرا بلاخلاف كما لا يجوز ان يقال بالفارسية فكذا لا يجوز بالعربية الا ترى انه لو قال لامرته انت طالق انشاء الله تعالى وقال لعبده انت حرٌّ انشاء الله تعالى او قال لفلان علىّ كذا انشاء الله تعالى او قال اشتريت او بعت انشاء الله تعالى

لایکون علیہ شئی منہ ویبطل بالاستثناء جمیع الاحکام فکذا ھذا یبطل الایمان"
امام رضی اللہ عنہ میفرماید مرد مومن را نشاید وروا نباشد کہ در ایمان خود شک آرد
وبگوید انا مومن انشاء اللہ تعالی یعنی من مومنم اگر خداوند تعالی خواستہ باشد
وتمسک بدین آیت میکند قال اللہ تعالی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا معنی چنین باشد بہ تحقیق مومنانند کہ ایمان
آوردہ اند بہ یگانگی خداوند تعالی و برسالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پس آن در ایمان شک نیاوردہ اند ایشانند مومنان بحق سخن ہمین است
کہ امام فرمود اما اگر در گفتار انشاء اللہ شک نباشد تبرکاً گوید اتباعاً
بکتاب اللہ لقولہ تعالی وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَاءَ اللّٰہُ
پس او شاک نباشد ودرین جملہ داخل نباشد وامام ہم غداً را کفر نگفتہ است
بدعت گفتہ است ورسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم در مقبرہ گذشت این
سخن فرمود انا بکم لاحقون انشاء اللہ تعالی در موت ولحوق بہ اموات
شک نداشت اما اتباعاً وتبرکاً گفت۔ در آداب المریدین است از خواجہ
حسن بصری رض پرسید ند انت مومن او گفت اگر ازین گفتار این مراد داری کہ
خدا یکے است بصفات کمال ومحمد رسول خدا است فانا مومن حقا اگر این
مراد داری از دوزخ خلاص یابم ودر بہشت درآیم فانا مومن انشاء اللہ
تعالی۔ حاصل کلام تحقیق این شد ہر کہ خدائے تعالی را یکے گوید باوصاف
ومحمد را رسول خدائے تحقیق داند ودرین گفتار وعقیدہ شکے نباشد او مومن
حق باشد۔ **قولہ** "فانظر لاتے حال استثنی" امام میفرماید ہر کہ این کلام
گفت انا مومن انشاء اللہ تعالی در گفتار او نظرے کن یعنی فکرے بگمار
گویندہ کہ گفت در حال گذشتہ گفت یا در آیندہ یا در آن حال کہ اوست
اگر از حالت گذشتہ گفت یا در ان حالتے کہ اوست در ان گفت سبب شک
کافر باشد واگر از حالت آیندہ گفت امام میگوید او مومن باشد کافر نباشد

این بدعت باشد یعنی از سیرت اہل اسلام ومردمان دیندار نیست زیراچہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ مومن بتحقیق نیست او کافر تحقیق است - این حدیث دلیل بدین آورد کہ در حالت گذشتہ یا در ان حالتیکہ اوست انشاء اللہ تعالی گفت کافر باشد. **قولہ** "وروی عن الضحاک الخ" روایت میکند از ضحاک کہ مردے بر ابن عباسؓ آمد و گفت من میگویم انا مومن انشاء اللہ تعالی ابن عباسؓ گفت مادر تو برائے تو مصیبت کند انچہ از خدائے آمدہ است در شان ایمان تو بران ایمان داری گفت آرے ابن عباسؓ گفت چون بدان ایمان و عقیدہ درستے داری بگو انا مومن حقا انشاء اللہ تعالی کلامے زایدی باشد نشاید گفتن -

۱۱- **قولہ** "ینبغی ان لا یخالف الجماعۃ لان النبی صلی اللہ علیہ والہ سلم قال لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وعلیکم بالسواد الاعظم ومن فارق جماعۃ المسلمین حقا فہو ضال مبتدع لان حفظ الجماعہ من سنن الرسول وحفظ سنن الرسول فریضۃ لقولہ تعالی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اطیعوا اللہ فی الفرایض واطیعوا الرسول فی السنن لقولہ تعالی وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا" وباید وسزد کہ اعتقاد نکند خلاف کردن جماعت را یعنے جماعتیکہ بتحقیق وبر سنت مصطفی بودہ باشد آن جماعت را نباید کہ خلاف کند مثلا جمعے از مسلمانان بر امامے حقے ومستحق بامامت جمع شدہ اند نشاید و نباید کسے را کہ آن جماعت را اختلاف کند زیراچہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است امت من بر گمراہی جمع نشوند - علی رضی اللہ عنہ امامے برحق بودہ نہ شایستے کسے را بہ امامت او خلاف کردن چنانکہ معاویہ خلاف کرد واین کہ طرفے اندک باشند وطرفے بسیار آنکہ اندک باشند بر امام حق مستحق جمع شدہ اند وآنکہ بسیار اند بر امام ظالم پیوستہ ایشانرا باید کہ بر امام حق پیوندند وعلی رضی اللہ امام برحق مستحق امامت بود وآنکہ بر معاویہ جمع شدہ بودند ایشانرا بایستے کہ بیایند

بر جمعے کہ با علیؓ بود با ایشان جمع شوند زیرا چہ ایشان جماعت حق اند و آنانکہ بر معاویہ جمع شدہ بودند بر باطل بودند زیرا چہ امام برحق نبود۔ قولہ فارق جماعة المسلمین و ہر کہ جماعت حق را مفارق و مخالف شود و آن جماعت را حق داند گمراہ باشد و ازین گمراہ ہمین مبتدع مراد است او گمراہ چرا نباشد زیرا چہ حفظ جماعت از سیرت و سنت ہدی پیغمبر است و نگاہداشت سنت بر امت او فریضہ است زیرا کہ خداوند تعالی فرمودہ است اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ یعنی در فرایض اطاعت خدا کنید چنانکہ صلوٰۃ و صوم و حج و جہاد و زکوٰۃ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ خدا تعالی امر کرد کہ سنتیکہ رسول اللہؐ نہاد و آن سنت ہدی است اطاعت آن سنت کنید پس اللہ تعالی امر کرد فریضہ بر جمیع خلق پس اطاعت او بر ہمہ فریضہ باشد اگر کسے اعتقاد کند ترک خلاف سنت ہدی فرض نیست و از ان سنت اعراض کند و انکار کند و آنرا نیک داند او کافر باشد قولہ تعالی وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ امام یک آیت بالا آورد اطاعت سنت ہدی فرض است و آیت دیگر ہم بران ضم کرد برائے تائید را وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ انچہ رسول اللہؐ آوردہ است آنرا بگیرید یعنی بران عمل و اعتقاد کنید و ہر چہ نہی کردہ است و باز داشتہ باز مانید۔ قولہ " واعلم ان النبی علیہ السلام حفظ الصلوٰۃ بالجماعت ورآہا واجبۃ فمن لم یحفظ الجماعۃ حقا فہو مبتدع حقا فہذہ الایۃ وہذہ الحجۃ کفایۃ لمن کان لہ ادنی عقل ودرایۃ " بتحقیق بدان کہ رسول اللہؐ حفظ جماعت کردہ است و آنرا واجب دانستہ است و اعتقاد کردہ است۔ این سخن دو احتمال دارد یکے ہمانکہ گفتیم مخالفت با جماعت نکند علیکم بالسواد الاعظم و امتی لا تجتمع علی الضلالۃ و احتمال دوم کہ نماز فریضہ را البتہ بجماعت گذارد و در کتاب اللہ است وَارْکَعُوْا مَعَ الرَّاکِعِیْنَ این دلیل کند کہ نماز بجماعت واجب باشد و اتفاق فقہا است کہ حفظ

جماعت سنت موکدہ است و آن قریب بواجب۔

۱۲۔ **قوله** " مسئلة ينبغي ان يعلم ان الصلوة جايزة خلف كل بر و فاجر لقوله عليه السلام صلوا خلف كل بر و فاجر خلافا للروافض فانهم لا يصلون خلف كل بر و فاجر وانما يجوز الصلوة خلف بر و فاجر اذا لم يكن مبتدعا لان الصلوة خلف المتبدع لا يجوز ومن لم ير الصلوة خلف كل بر و فاجر فهو مبتدع حقا۔ حدثنا ابو الحسن قال حدثنا ابو محمد قال حدثنا ابو القاسم قال حدثنا ابو يعقوب قال حدثنا يحيى بن عبد الغفار قال حدثنا ابن ايوب قال حدثنا منذر بن علي عن ابي حامد بن عبد الرحمن عن محمد بن عبد الله عن مكحول الشامي انه قال لاصحابه في مرض موته اربع لم احدثكم بها عن النبي صلى الله عليه واله وسلم فاحدثكم بها اليوم قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تكفروا اهل قبلتكم وان عملوا الكباير وصلوا على كل ميت من اهل قبلتكم وصلوا خلف كل امام وجاهدوا مع كل امير"۔

مسئلہ دیگر۔ باید و سزد کہ بداند و اعتقاد کند کہ نماز پس امام صالح و فاسق گزاردن جایز است بشرط آنکہ امام مبتدع نباشد زیراچہ نماز و بنال مبتدع گزاردن روا نیست و ہر کہ اعتقاد نکند کہ پس امام صالح و فاسق نماز گزاردن رواست او مبتدع باشد اما روافض میگویند اقتدا با امام فاجر درست نیست و امیرالمومنین حسین رضی اللہ تعالی عنہ کہ کشتہ شد ہمین مسئلہ ہر چند باوے گفتند کہ بیعت یزید بن معاویہ بکن او گفت من بیعت نکنم بکسے کہ او خمر خورد و در بیت المال تصرف بناحق جایز کند و عورات مستورہ را ربودہ بصلاح خویش از شر او ایمن نباشد۔ روافض را تمسک ہمین است کہ این حدیث کردند کہ گفتہ شد و آنچہ امیرالمومنین حسین رضی اللہ تعالی میفرماید در ہر شخصے وجود آن متعذر است فعلی ہذا امامت نماز و جماعت

بنخیزد و امور اسلام ضایع گردد و شرایع مہمل ماند و بضرورت گفتند ہرچہ سلطان کند
در پس او نشوند و او را بدو گذارند تا انتظام امور و فتوی فقہی در عمل باشد
کہ عین مطلوب است وگرنہ کار خراب شود ہر یکے برائے خود چیزے کند و آن
شرے عظیم باشد ہمچنین حسین رضی اللہ عنہ کہ بود بران عصمت کہ باشد آن
ہم بحسین رضی اللہ تعالی عنہ مختص است تا آنکہ شیعہ او را امام معصوم نام نہند
و شیعہ گویند امام معصوم دوازدہ اند امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ و امیر المومنین
حسن رضی اللہ عنہ و امام حسین رضی اللہ عنہ و علی اوسط زین العابدین و
امام محمد باقر و امام جعفر صادق و امام موسی کاظم و امام علی رضا و امام محمد تقی
و امام محمد نقی و امام حسن عسکری و امام محمد مہدی المنتظر۔ اکنون اگر سلطنت برایشان
منحصر گردد امور دینی مہمل و معطل ماند۔ خدائے تعالی بر امام و فقہا رحمت کند
کہ بگفتند ہرچہ سلطان بکند او را بدو گذارند امور نعمانی او بدو بپا زند زیرا چہ
بسلطان انتظام امور است و امر کلی است و فتوی شرعی مطلوب اصلی است۔
اے برادران مومن و اے عزیزان مسلم تحقیق دانید کہ انقیاد سلطان ضروری و
لابدی است کلماتے زیادتے گفتن حاجت نیست واللہ اعلم بادشاہ ان کلما
عادل باشد از اوتاد بود و اگر العیاذ باللہ سلطان ظالم باشد از ابدال بود یعنی
فردائے قیامت آمنا و صدقنا بادشاہ عادل را ثواب و درجۂ اوتاد دہند
و اگر ظالم بود ثواب و درجۂ ابدال دہند۔ حکمت درین باب این است
کہ قوام این جہان بہ اوتاد و ابدال است و کذالک بہ بادشاہ عادل واندیشہ
کن اگر بادشاہ قاضی را نصب نکند حدود و قصاص و شرایع دیگر بیکار گردد
زانی را حد زنا کہ زند و سارق را قطع ید کہ فرماید و محصن را سنگسار کہ کنانند
آنکہ یکے بر یکے ظلم کند او را بجائے او کشتن کہ حکم کند۔ و دیگر اگر کوتوالے
نصب نکند آن بدبختان آدمی صورت و شیطان صفت را زاجر و مانع کہ
آید و اگر کوتوالے نباشد در ہر کوچہ و محلت و در ہر خانہ تاپہا گردد پس لابدی

است نصب کردن این اشخاص و این ہمہ بفرمان و امر بادشاہ است و این انتظام امور بواسطۂ سلطان است پس از حضرت باری تعالیٰ ہمین متوقع و منتظر بود کہ بادشاہ عادل را ثواب و درجہ اوتاد دہند و بادشاہ ظالم را ثواب و درجۂ ابدال دہند۔ شنیدہ باشی کہ ہر روزے از صباح تا وقت ضحی این ابدال و اوتاد گرد تمام دنیا می گردند بلیات و آفات و فتنہ را ذکرشان کہ دارند بدان مشغول می شوند و دفع میکنند۔ ابدال چہل اند و اوتاد چہار اند قطب یکے است و دیگر یکے قطب ابدال است و یکے قطب اوتاد است و یکے قطب صلحا و اولیا است اما قطب الاقطاب یک نفر است ہمہ را مرجع بدوست۔ الغرض بادشاہ بدیشان می ماند کہ بواسطۂ او فتنہ و آفات و شرور رفع میگردد ہر آئینہ جزائے ایشان می یابد۔

۱۳۔ **قولہ** "واعلم ان المومن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان کما ان الکافر لو عمل جمیع الخیرات والطاعات لا یخرج من الکفر حتی یومن فکذا المومن" بدانکہ مومن را گنہ کبیرہ نسبت بکفر نکنند و گنہ کبیرہ زنا و شرب خمر و لواطت و دروغ گفتن و سرقہ و کشتن مومنے بناحق و غیبت و تہمت و افترا و غیر ذلک، و بعضے ازآنہا است کہ متفق است، مومن گنہ کبیرہ کند و بداند کہ بہ کردم آن مومن را نسبت بکفر نکنند و کذلک ذنوب دیگر چنانچہ کافر اگرچہ صدقہ دہد و مردم را بمال و اسباب دیگر یاری کند و یا آنکہ ہمہ طاعت کند تا ایمان بیگانگی خدا و صدق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیارد در مومن نشود ہمچنین مومن بہ ہیچ گنہے کافر نشود مگر آنکہ آن گنہ را نیک داند بفعلے شنیع و تنقیح مباحات کند۔ **قولہ** "والدلیل علیہ قولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا۔ تسمیتہم مومنین وان صدر منہم الزنا وشرب الخمر وغیر ذلک وکذلک لما نہی آدم صلوات وسلامہ علیہ عن اکل الشجر وقربا تہما فلما اکل منہا قال اللہ تعالیٰ

وَعَصیٰ اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی ولم یقل وکفر آدم ربہ" ودلیل بدآنکہ بگنہ کبیرہ مومن کافر نگردد این است یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا اے آن کسانیکہ ایمان آوردہ اید توبہ کنید یعنی ازان باز گردید بخدا ایچنین باز گشتن کہ باز بگنہ کبیرہ نیفتید۔ اکنون مومن را خداوند گفت اگر ترا گنہ افتد توبہ کن وازان باز گرد ورستم بطاعت خدا آر ازین جملہ معلوم شد مومن را بگنہ کبیرہ بکفر نسبت نکنند وہمچنین خداوند سبحانہ وتعالیٰ آدم را منع کرد کہ درخت انگور یا دانہ گندم نخوری ونزدیک او نشوی اگر نزدیک وے شوی یا بخوری بر نفس خود ظلم کردہ باشی وآدم علیہ السلام دانہ گندم بخورد خداوند سبحانہ درحق او فرمود وَعَصیٰ اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی آدم گنہ کرد وگمراہ شد ونگفت کفر ورزید۔ ازینجملہ معلوم شد مومن بگنہ کبیرہ کافر نشود۔

قولہ "وکذا ماشرب هاروت وماروت الخمر وهما بالزنا واختار عذاب الدنیا علی عذاب الاخرۃ لم یکفرا فکذلک لم یکفر احد بالذنب

قصہ هاروت وماروت این است اللہ سبحانہ وتعالیٰ بر فرشتگان صفت بنی آدم کرد کہ بنی آدم وذریات آدم را من آفریدم وشہوت وہوا ایشان مرکب کردم با این ہمہ از خوف عذاب من وبامید بہشت وشرم حضور من از شہوت بازمی مانند چہار نفر فرشتگان گفتند یارب ایشان را ہوا دادی وملک دادی وتمام دنیا بتصرف ایشان گذاشتی ایشان ترا چرا نپرستند وچرا رضائے تو نرونند وچرا از ہوا باز نمانند خداوند تعالیٰ فرمود انچہ من بر ایشان مرکب کردہ ایم اگر در شما کنم چنانچہ ایشان می مانند شما نمی مانید ایشان گفتند چرا نمانیم خداوند تعالیٰ در ایشان ہوا وشہوت مرکب کرد بادشاہی دنیا ایشان را داد ودر دنیا ایشان را فرستاد وہر چہار در دنیا آمدند دو فرشتہ ہوا وبلائے دنیا را دیدند از آمدن پشیمان شدند ہر چہار اسم اعظم خواندند باز گشتند ودو از ایشان استغفار کردند واستعطاف نمودند

وباز بنا مزند وو باز آمدند یکے ہاروت ودوم ماروت عورتے آمد مطربہ سرود
گوئے شنکالہ پیالہ حیالہ و بدعوے مردے را آورد ایشان رامیل شہوت
بران عورت شد او گفت شمارا دست ندہم تا این مرد را نکشید و یا این خمر
نخورید یا زنا نکنید من زن شما نشوم ایشانرا این در خاطر آمد یکے پیالہ خمر
آسان است زنا نکنیم و خون نکنیم خمر خوردند مستان شدند قصد بران عورت
کردند او دست نداد و گفت تا آن مرد را نکشید من دست ندہم خمر بخوردند
وخون کردند و زنا کردند پرہاے ایشان سوختہ شدند اسم اعظم فراموش شد شکست
بخواستند طیران و عروج کنند نتوانستند بنالیدند فرمان آمد یا ہمچون ابلیس شوید
در دنیا و آخرت مردود گردید و عذاب جاودانہ اختیار کنید یا عذاب دنیا ایشان
گفتند عمر دنیا ہفت ہزار سال است عذاب دنیا اختیار کنیم بہتر ازآنکہ عذاب
جاودانہ باشد ایشان عذاب دنیا ہفت ہزار سال اختیار کردند سرزیر پاے
آویختہ کردہ اند فرود آتش است و ایشان در سوختن اند و مجمع از طالبان سحر آویختہ اند
میروند آنرا می پرسند از درون آواز می آید اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ امت جمعی
با این ہمہ سحر می آموزند و کفر اختیار میکنند۔ مقصود امام ازین قصہ این بود کہ
ہاروت و ماروت گناہ کبیرہ کردند کافر نشدند پس مومن ہم بکبیرہ کافر نشود
القصہ بطولہا است اما مختصر کردہ آوردیم۔ وہمچنین ہم گویند کہ زہرہ ہمان
عورت است او را مسخ کردند ستارہ ساختند و این نیز صحت ندارد بر من مشکل
است اگر تمام قصہ خواہی در قصص الانبیا بخوان بہ بین معلوم خواہد شد۔
قولہ۔ "وکذا روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال سبعة
من الهدی ونهن السنة والجماعة فمن خرج منهن خرج عن الجماعت ان الجماعة
لاتشهدوا علی اهل القبلة بالکفر ولا بالشرک ولا بالنفاق وذرن واسرایرهم رقوا
الی اللہ تعالی وصلوا علی من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوة
الخمس والجمعة فی الجماعة مع کل امام بر وفاجر وجاهدوا عدوکم مع کل

خلیفة برٍ وجابرٍ ولا تخرجوا علی ائمتکم بالسیف وان جاروا وادعوالهم بالصلاح
والعافیة ولا تدعوا علیهم بالهلاک والعقوبة ولا تموا الاهواء کلها فان اولها ن لهم
وآخرها باطل وهذا کفایة ان کان له ادنی عقل ودرایة" - رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ ہفت خصلت است کہ از دین اسلام است و درین
ہفت خصلت سنت وجماعت ہست و ہر کہ ازین ہفت خصلت بیرون آید او از سنت
وجماعت بیرون آمدہ باشد۔ یکے ازان اینست اہل قبلہ یعنی آنانکہ ایمان
بیگانگی خدا و صدق محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم آوردہ باشند ایشان از اہل قبلہ
اند ایشانرا نسبت بکفر مکنید و گواہی بکفر ایشان مدہید و آنچہ سرایر ایشان است
در باطن ایشان بدان جز خداوند تعالی مطلع نیست آن ہم بخدا بازگذارید ن این سخن
لحن نحکم بالظواهر این ہم بر عامہ مسلمانان است نہ بیاچہ ہیچ کس بر باطن دیگرے
مطلع نیست جز خداوند تعالی" وصلوا علی من مات " دوم خصلت این است
ہر کہ از اہل اسلام بمیرد اگرچہ ظاہر در روے فسق بودہ باشد و او بانی بفسوق باشد ن در ظاہر فاسق
بر جنازۂ او نماز بگذارید و از خدا او را مغفرت بطلبید این ہم دلیل برین کند کہ
مومن بکبیرہ کافر نشود" واشهد واصلوة الخمس" سیوم خصلت اینست کہ
حاضر شوید پنج نماز را و حاضر شوید جمعہ اگرچہ داخل این پنج نماز است
برائے فضل او را علحدہ ذکر کرد و اقتدا کنید با ہر امام اگر او نیک مرد و نیک
کار باشد و یا بدکار و فاسق این نیز دلیل برین کرد کہ مومن بکبیرہ
کافر نشود" وجاهدوا عدوکم" چہارم خصلت آنکہ با کافران و با ہر کہ از ن بر
امام و خلیفہ خروج کند بروے جہاد کنید با ہر خلیفہ کہ باشد صالح یا فاسق و ہر کہ
از طرف خارج کشتہ شود بر جنازۂ او نماز نگذارید و ہر کہ از طرف امام کشتہ
شود بروے نماز گذارید کہ او شہید باشد و مذہب امیر المومنین حسین رضی اللہ
تعالی عنہ امام معصوم باید و ہم برائے این مصلحت او کشتہ شدہ است کہ بایزید
بیعت نکرد کہ او فاسق بود گفت کہ من بیعت نکنم کہ خمر خورد و تصرفات ناجائز

در بیت المال کنند مستورات از شرا و ایمن بنا شند و علما و فقہا درین باب مصلحت خیر دیدند کہ انتظام امور دین مطلوب کلی است و معصوم تا کہ باشد علی ہذا این کار مہمل ماند امور شرعی و احکام دینی در تزلزل و تخلل افتند لابدی شد کہ ایشان فتوی دادند کہ ہر چہ بادشاہ کنند گو یکنند او را بد و گذارند تا اصل دین در خلل نیفتند برائے این از وے رو نگردانند" ولا تنزعوا علی ائمتکم" پنجم خصلت آنکہ ہر کہ شما او را امام و خلیفہ گرفتہ باشید بروے خروج نکنید بروے تیغ نزنید اگرچہ این امامان جور و ظلم کنند برائے این از وے روے از لابدی نگردانند" وادعولھم بالصلاح" ششم خصلت آنکہ اگرچہ امام جور کنند شما برائے ایشان دعائے نیک کنید کہ کارہائے ایشان بصلاح باز آید و شما در اصلاح و عافیت باشید این دعا کنید و دعائے بد نکنید کہ خدائے تعالی ایشان را ہلاک و بر ندارد و ہمچنین و دعائے بد نکنید" ولا تمتوا الاھواء کلھا" ہفتم خصلت آنکہ ہواہائے خویشتن را پوشیدہ دارید در پئے ہوا ترید بر سنت و جماعت باشید زیرا چہ ہوا از اول تا آخر کار او باطل است و این قدر کہ گفتہ شد بندہ است مر کسے را کہ او را عقلے باشد کفایتے و درایتے باشد۔

۱۴۔ قولہ:" مسئلۃ ان نشھد والعشرۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالجنۃ۔ لان من طعن العشرۃ او فی واحد منھم فانہ ضال مبتدع فقد سماھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باسمائھم فقال ابوبکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وسعد بن وقاص وطلحہ وزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعید بن زید وابوعبیدۃ ابن الجراح کلھم فی الجنۃ" باید و سزد و شاید مرامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم را گواہی بدہند کہ این دہ نفر از اہل بہشت اند اگر از ایشان جرمے زادہ است این را درمیان نیارید آنرا ہمہ مغفور دانید و رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسامی ایشان فرمودہ و گفتہ کہ

من در بہشت باشم و ابو بکر و عمر الی آخرہم رضی اللہ عنہم اجمعین ہر دہ نفر را نام بردہ چنانچہ در متن مسطور است۔ اما اینجا مشکلے است احادیث متواترہ نیست احاد است و احادیث احاد در باب اصحاب دیگر ہم ہست ایشانرا گواہی بجنت نہ ہند بلکہ گویند نزجو الہم الخیر آن دہ نفر را بچہ گواہی دہند سبب تعیین چہ باشد۔ در باب حمزہ بن عبد المطلب است سید شہداء اہل الجنۃ و در باب عثمان بن مظعون است غسلہ الملائکۃ و در باب حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہما ریحانتان من الجنۃ و دیگر در حق ہر دو فرمود اللہم انی احبہما فاحبہما و در باب بدریان وارد است لعل اللہ اطلع علی اہل بدر و قال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم۔ حکایت حاطب ابن بلتعہ مشہور است و این مشکل را بر محدثان دہلی گفتم ہیچ کس را قدرت جواب نشد ہمہ ساکت ماندند۔ آسیہ زوجہ فرعون بودہ است بر فضیلت او کتاب اللہ ناطق است سخن بسیار چہ کنم دراز۔ و نیکے اشکالے دیگر دارم کہ میان صحابہ بعضے منافقان بودند و ایشانرا رسول اللہ تعین نگفت تا معلوم باشد پس صحت حدیث را اشکالے تمامے شد زیرا چہ منافقے گوید کہ من از ابو بکر از عمر از علی شنیدہ ام و دیگر دو سہ نفر در میان نہد و گوید کہ از ایشان شنیدہ ام و ایشان از ابو بکر و عمر فعلی ہذا صحت حدیث را اشکالے تمامے شد خدائے بران دانشمند مدقق و محدث محقق رحمت کند اگر جوابے شافی دست دہد اینجا ضم کند و الحاق کند نفعے عامے بر عامۂ مسلمانرا باشد۔

۱۵۔ **قولہ** "ینبغی ان یعلم ان الذی کتب فی المصاحف ہو القرآن بالحقیقۃ فمن قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن فقد انکر التنزیل لان اللہ قال تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ و قولہ تعالی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ قُرْءٰنًا عَرَبِیًّا و قولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ و قولہ تعالی الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ و قولہ تعالی اِنَّا نَحْنُ

نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا وقوله طه مَا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى وقوله تعالى نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ. فمن زعم ان ما فی المصاحف ليس بقران فقد انكر التنزيل ومن انكر التنزيل فقد كفر بهذه الايات كلها لان اسم الكتاب يقع عليها دل عليه ان الله تعالى امر بعباده بقرات القران بقوله تعالى فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ فان لم يكن قرانا فای شئی يقراء الا ترى ان الله تعالى امر باستماع عند قراة القران بقوله تعالى وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا فاذا لم يكن قرانا فای شئی يسمع۔ مسئلة ن يستمع
القران مشهورة وترجمته ظاهر وانا اقول ان الله اراد ان ينزل على نبيه كلام النفسی والكلام النفسی ما ليس له طريق للمخلوق وكان جبرئیلؑ من المخلوقين ليس له طريق الى كلامه النفسی لانه مخلوق وليس للمخلوق طريق سوى ما هو من جنسه ونوعه فخلق كذلك حرفا وصوتا فاسمع جبرئیل ذلك الصوت والحروف الدالين على كلام النفسی فانزل جبرئیل الى النبی صلى الله عليه واله وسلم فاسمع ذلك المسموع النبی صلى الله عليه واله وسلم وكلام النفسی كالروح للقالب والحرف والصوت كالقالب ن فاستمع
بذلك الروح فصدق قول من قال مكتوب فی مصاحفنا محفوظ فی صدورنا متلو بالسنتنا۔ فان الحرف والصوت مخلوق والكلام النفسی روح لهما وكلاهما محفوظ فی صدورنا متلو بالسنتنا مكتوب فی مصاحفنا۔ ايها المتعلم ارشدك الله تعالى الى ما نمقنا لك غلط من قال كلام الله مخلوق كالمعتزلة ظنا منهم انه صوت وحرف بفصاحته و بلاغته وذلك من امارات الحدث فيكون مخلوقا فانما نمقنا ليس للحدث طريق وذلك المخانيث يقولون ينفی الصفات فلذلك ينكرون ان يكون كلام الله غير مخلوق فليعلم۔ خواتم صفات الله ن ينبغی

را ذات او را بدان وصفے و نعتے کہ او ست بیان کنم اما مردمانیکہ خود را عالم
بلکہ علامہ تصور کردہ اند بیچون و چگونہ برآمدہ بہر چہ خوش آید میگویند بدان ماند کہ
یکے گفتہ است رب رجل یرقص علی ذروۃ الرسالۃ مخنث یجول فی موکبۃ المقابلۃ
نصاری شو شعرے گفتہ بودم

بیت

من رفتہ ام زخویش درون و برون نہ ام ۔ از من مراطلب تو کہ من کنون نہ ام
در ذیل تخلص گفتم

بیت

کس پرسد از محمد چونی چہ چگونہ ۔ بیچون چگون چہ گوید چونم چگونہ ام
این عالمان جاہل طفلان نابالغ زبان دراز کردند و بتکفیر قایل گردانیدہ
اند این قدر ندانستند کہ چونی و چگونہ صفت وجود است و این کسیکہ نیست
و نابود گشت منفی شد این صفت بروے نسبت ندارد فعلی ہذا اگر در ذات
و صفات کما ہو حقہ من نویسم این احمق الناس فہم نکنند و در غیبت افتند
اللہم ایشان را فہمے روزی کن تا دین محمد علیہ السلام را بحق شناسند و بدانند
و بموجب این گفتار را کوتہ کردہ ام تا آنچہ لایق فہم ایشان است بنویسم
ہو سبحانہ و تعالی متکلم بیک کلام است ازلاً و ابداً این نبود کہ او نمی گفت
پس آن گفتن گرفت و این نیست کہ او ساکت شود یک سخن است آنرا
ابتدائے و انتہائے نہ و سخن کہ او تعالی میگوید نہ از آن ما است و از صفات
مخارج منزہ است تو گوئی عین از مبداء مخارج و میم از منتہائے مخارج است
این صفت بروئے نیست او ازین منزہ است او تعالی سخنیکہ گوید بدایتے
و نہایتے و وسطے نہ چنانچہ گوئی الف اول ہمزہ گفتی و وسط لام آخر فا سخن
او از امثال این منزہ است او تعالی سخن گوید بدان صفت کہ گفتم مجلدات
مستغرق شود و ہنوز تمام نگردد و از متشابہ و تمثیل دیگر سخن نمی گویم زیرا کہ
مردم فہم نخواہند کرد و در گفت و شنید خواہند افتاد اما این قدر باید داشت
امر و نہی و نفیہ امر خبر و انشاء و انشائہ خبر ۔ بیت

سخن کوتاہ کن گیسو دراز است — محقق شد کہ محرم در جہان نیست

ومن تو بیاسیدم حروف و اصوات مخلوق اند ہمچو قالب اند و کلام نفسی ہمچون روح ایشان ہم اند چنانچہ انسان قالبے دارد و روحے دارد و روح نہ داخل ونہ خارج ونہ متصل ونہ منفصل انسان است اما متصرف اوست کتصرف الملک بالمدینۃ والسلطان بالرعیت و آنکہ ملک الموت در وقت انزہاق قبض روح میکند آن روح انسانی و حیوانی ساری در تمام بدن است انچہ می نویسانم تو فہم کن نیکو فہم کن۔ **قولہ**۔ "وکذلک اللہ تعالیٰ منّ علی نبیہ فقال اٰتَیْنٰکَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ فلولم تکن فاتحۃ الکتاب قرانافی ای شئی منّ علی نبیہ"۔ اینجا کہ امام بالا آورد دلیل برین آورد کہ انچہ مکتوب در مصاحف است ہم قران است و بحقیقت ہمچنین حق خداوند سبحانہ منت نہاد بر پیغمبر خود کہ بتحقیق ما دادہ ایم ترا ہفت آیت از مثانی۔ سورہ فاتحہ ہفت آیت است و مثانی ازان گفتہ است دوبار نازل شدہ است یکبار در مکہ و یکبار در مدینہ ہرچہ امام فرمود ہمہ صدق و یقین است اما ازانجا این معلوم نشد کہ قران مخلوق است یا غیر مخلوق اما آنچہ نوشتم آنجا محقق شد کہ کلام اللہ غیر مخلوق و قدیم است کلام نفسی است۔

قولہ۔ "دل علیہ ان اللہ تعالیٰ نہی عن مسّ المصحف بغیر طہارت لقولہ تعالیٰ لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ فلولم یکن فی المصحف قرانافائی نہی عن مس المصحف"۔ آرے چون قران باشد قدیما کان او حادثا مخلوقا کان او غیر مخلوق جنب و محدث او را دست نگیرد و مساس نکند زیراچہ حرمت او این تقاضا کند کہ احترام بر ہمہ واجب باشد این ہمہ گفتار اما دلیل برین نکند کہ قدیم است یا حادث۔ **قولہ**۔ "فان قیل القران ھوالذی قال اللہ تعالیٰ والذی اسمع اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام والذی اتی بہ جبرئیل علیہ السلام الی محمد نبینا صلی اللہ علیہ

واله وسلم او الذی فی المصحف مکتوب او الذی تقرأ انت فهذا کله دلیل القران کلام الله وکلام الله صفته والصفت کالموصوف فلنا الله قال بلاحرف وصوت وهجاء واسمع الله تعالی جبرئیل بصوت وحرف وهجاء وقراء جبرئیل علی محمد صلی الله علیه واله وسلم نبینا وقراء محمد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علی اصحابه فبعد اسمعوا منه اجتمعوا علیه بالحفظ والقرات بعده منهم عبد الله بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب رضی الله تعالی عنهم اجمعین وکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی قال الله تعالی وبین الذی اسمع الله تعالی جبرئیل وبین ما سمع جبرئیل وبین الذی اتی به جبرئیل الی محمد صلی الله علیه واله وسلم وبین ما سمعوا من النبی علیه السلام وبین ما کتبوا فی المصاحف فرق والقران کله واحد"

ما پیش ازین بحث امام محقق کردیم چنانچه اثبات می باید کرد بلوازم و لواحق او همچنان مثبت شده است تو فکرے کن که چنین سخن امام است بر طریق حقیقت یا بر مجاز نوشته است یا نه۔ قوله۔ " فان قیل هل قال الله تعالی قل نعم فان قیل متی قل بلامتی فان قیل این قل بلااین فان قیل کیف قل بلاکیف فان قیل کم قل بلاکم فان قیل بصوت او بلا صوت قل بلاصوت ومن قال هذا فهو مبتدع فاجتنبوا منه والله هادی الی الرشاد" اگر وے ترا پرسد این کلام الله را خدا تعالی گفته است تو بگو آرے واگر متی کے گفته است تو بگو متی عبارت از زمان است وزمان مخلوق او پس این آمد که او گفته است بدین صفت که زمان نه بود واگر گوید این کجا گفته تو بگو این عبارت از مکان است مکان مخلوق او پس این آید که او گفت بلامکان مکان نبود واگر گوید کیف چگونه گفت تو بگو کیف عبارت از کیفیت است وکلام او منزه از مخارج وحلقوم نه منزه

ن بو مجاز است
ن اہل ہذا قال

ازابتدا وانتها است پس بلاکیف گفته است و این سخنان بالا اشارت کرده ام
بضرورت چون سخن امام است مکرر کردم و هرچه انچه امام فرمود جزآن بگوید
او مبتدع باشد و آنکه از وے سخن شنیده اند ایشان گویند ما را همچنین
معلوم شد گوئی که یک سخن گفت و ندانند که چه صفت اگر آن یک سخن را بنویسند
توحید وحدانیست و امثال و قصص همه در دست مجلدات مستغرق گردد تمام
نشود من و تو مخلوقیم ما را راه نیست مگر بجنس و نوع خود فهم الهیات در وسع
امکان ما نبود۔

۱۶۔ **قوله**۔" مسئلة۔ ینبغی ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویان
من قال ان التوفیق قبل الفعل فهو جبری ومن قال بعده فهو قدری"۔
مرادا از اہل سنت و جماعت محقق شد که خالق افعال بندگان خدا وند است
تعالی فعلی هذا توفیق و استطاعت و تقدم و تاخر زیادتی باشد۔ مسئلہ این است
توفیق و استطاعت فعل با فعل برابر اند یعنی چنانکه انگشتری در انگشت باشد
تو انگشت را بگردانی انگشتری هم بگردد و گشتن و گردانیدن معاً باشد
یکے از دیگرے متقدم نه پس هر که توفیق و استطاعت قبل الفعل گوید
او نسبتے بجبری برد گفتار جبری آنست هرچه میکند خدائے تعالی میکند
بنده را هیچ اختیارے و مدخلے نیست۔ معتزله بنده را خالق افعال خود
میگویند نفی قدرت باری در افعال بنده می کنند و ایشانرا قدری می نامند
امام می فرماید هر که استطاعت و توفیق را قبل الفعل گوید او جبری باشد
یعنی نسبتے بجبری باشد و هر که استطاعت و توفیق را بعد الفعل گوید او قدری
باشد و بالا گفتار هر دو جبری و قدری گفته شد۔

۱۷۔ **قوله**۔" مسئله۔ واعلم ان العبد قد اعطی قوة الفعل وکلف
بذلک حتی یلزم علیه الحجة ولم یعط قوت التوفیق لانه صفت الرب
عزوجل۔ القدری یقول الخیر والشر من الله تعالی ولیس فیه فعل

فالقدری اضاف الربوبیۃ الی نفسہٖ والجبری اضاف العبودیۃ الی اللہ تعالیٰ" بدان اہل اسلام اہل زین حنیفیہ با. مذہب ایشان است کہ تکلیف مالایطاق جایز نیست خداوند سبحانہ بندہ را نفرماید کہ در وسع وطاقت او نباشد چنانچہ امام میفرماید بندہ را قوت عمل دادہ اند بعد برو تکلیف شرایع کردہ اند ازین قوت عمل سلامتی اسباب و آلات وجوارح مراد است و قوت توفیق واستطاعت ندادہ اند زیراکہ آن صفت باری تعالیٰ است کہ در وقت ارادہ فعل خلق و استطاعت فعل و خلق قوت فعل میکند کہ بدان قوت بندہ فعل میکند۔ قولہ" واعلم ان کان غرضہ وقصدہ وارادہ الطاعۃ وطلب رضاء اللہ تعالیٰ یجد التوفیق من اللہ تعالیٰ ومن کان قصدہ وارادہ المعصیۃ ومافیہ غضب اللہ تعالیٰ لا یجد التوفیق وذلک لقولہ وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِینَ" امام میفرماید آن ہرکہ غرض وقصد او وخواست او طاعت است وخوشنودی خداے تعالیٰ او توفیق می یابد بطاعت وآنکہ برعکس است۔ من گفتہ ام ہرکرا خداے تعالیٰ براے بہشت آفریدہ است در مظہر او آن افعال وآن حرکات وسکنات می آفریند کہ مستحق بہشت باشد وہرکرا براے دوزخ آفریدہ در مظہر او آن افعال وحرکات وسکنات می آفریند کہ مستحق دوزخ باشد النار للناری والقہر للقہری والجنان للجنانی واللطف للطفی والنسبت الجنسیۃ علۃ الضم۔ امام بکلہ وتمام براے این مقال باز می گردد۔

۱۸- قولہ" واعلم ان الایمان علی الجارحتین اعنی علی القلب واللسان لان من عرف اللہ تعالیٰ بانہ واحد بالقلب ولم یقر باللسان فھو کافر ومن اقر باللسان ولم یعرف بالقلب فھو منافق فمن قال ان الایمان علی القلب دون اقرار اللسان فھو کرامی" بدانکہ ایمان مرتبط بر دو جارحہ است

یعنی برد وعضو است یکے دل دوم زبان ہر کہ مومن است و بغیر عذرے
بر زبان اقرار نمیکند بہ ایمان کافر است وازین عذر چہ مراد است یعنی خوف
تلف نفس یا خوف تلف عضو از اعضا چنانچہ گوش و بینی و دست و پاے
وا ہمچنین کسا نرا دیدہ ام سروران و استادان این طایفہ ہندوان و
برہمنان می گویند اگر دین است دین اسلام است پس آن باما بحثہا
کردہ اند ایشا نرا یقین شدہ اما بزبان کلمۂ شہادت و کلمۂ طیب نمیگویند
اما بگوئیم میان اہل دین ما را اعتبارے نماند مردود گردیم ما بزرگی خویش
نمیتوانیم گذاشت برانکہ ایشان بہ حقیقت کافرانند و دوزخیانند۔ وآنکہ
بزبان اقرار کند و بدلش عقیدہ نباشد او ہم کافر باشد و او را منافق خوانند
۱۹۔ قولہ ۔" وقد اختلف الناس فی الایمان قال بعضہم الایمان
ہو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب والعمل بالجوارح ہذا قول المبتدعین"
مردمان در صفت ایمان اختلافے کردہ اند و گفتہ اند کہ ایمان اینست کہ
اعتقاد بدل باشد و اقرار بزبان وعمل بجوارح و مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ
ہمین است و امام ایشا نرا مبتدع میخواند و او صاحب مذہب است۔ اما
جواب اینست کہ معتزلہ عمل داخل ایمان میگویند بصفتے فاسق را حکم کافر
می دہند بدین صفت مبتدع باشند اما امام شافعیؒ فاسق را مومن میگوید
کہ او را غایت کمال ایمان نباشد پس در مبتدع گفتن مراد ہمان معتزلہ
باشند معتزلہ میگویند اگر بندۂ شخصے گریخت و رفت در شہرے آنجا بادشاہ
شد خوند کارش آمد او را شناخت باوے گفت تو بندۂ منی او گفت آرے
بندۂ توام آنگاہ ازین اقرار چہ فایدہ باشد العبد وما فی یدہ لا ہلکہ مولاہ
باید کہ از بادشاہی بخیزد تمام برود ہم آنگاہ فایدہ باشد واگر نہ فایدہ
اقرار و عقیدۂ بندگی چہ باشد فعلی ہذا رکن از ارکان ایمان باشد من پیشتر گفتہ ام
اگر تو ترک صلوٰۃ مستحسن داند من حیث الشرع کافر باشد۔ قولہ " قال

بعضهم الایمان هو المعرفة بالقلب دون الاقرار باللسان فهم الجهمية والجسمية والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان من غیر معرفت القلب نفاق ومعرفت القلب مع الاقرار باللسان ایمان کمثل الفرس الابلق فان الفرس اذا کان ابیض سمی اشهب واذا کان اسود سمی ادهم واذا کان فیه بیاض وسواد یسمی ابلق فههنا ایضا کذلک ما بینا و تمام الایمان ان تقر باللسان بوحدانیت الله تعالی وتعرف بالقلب وحده لا شریک له ولا تعرف کیفیته کما قال الله تعالی لموسیٰ ابن عمران فی مناجاته ان یا موسی اعلم اثنین ولا تعلم اثنین اعلم انی اله ولا تعلم کیفیتی واعلم انی رازق ولا تعلم من این ارزق وشرطه ظاهر لا یحتاج الی بیان زاید۔" ومن گفته ام اگر اقرار بغیر عذرے ترک می آرد و عذر معین کرده ام مومن نباشد کافر باشد۔

۲۰۔ قوله "فصل فی التفسیر قوله تعالی یَمۡحُوا اللّٰهُ مَا یَشَآءُ وَیُثۡبِتُ وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡکِتٰبِ یعنی یمحو الله معاصی عند التوبة ویثبت التوبة وقد اجتمع المفسرون علی هذا۔" امام رضی الله عنه معنی آیت میفرماید که محو کند گناه گناهگار را و نیست گرداند گویا که او گناه نکرده است چنانچه در حدیث است التائب من الذنب کمن لا ذنب له آنکه از گناه توبه کند او همچو کسے است که گناہے نه کرده است و اثبات میکند توبه او را و امام میفرماید که مفسران برین معنی اجماع کرده اند۔ سخن همان است که امام فرموده است اما از آثار و اخبار این معلوم میشود که تقدیر بر دو نوع است محکم و مبرم۔ محکم علم نفسی اوست که تقدیر کرده است که فلانے این قدر عمر یابد پس آن بمیرد البته آن شدنی است بدان تغیر و تبدل و تحویل نیست۔ اما مبرم اینست که تقدیر کرده است فلانے را این قدر عمر است اگر درین میان حسنه کند مثلاً صدقه دهد و رعایت صاحب

شے کنند اینک قدرے دیگر عمر او زیادہ کنم۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
فریضۂ بامداد گذارد و با صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین گفت زید نماند بسا خستگی و تجہیز و
تکفین بر در زید آمدند زید از خانہ بیرون آمد و قدم بوسی رسول اللہ کرد صحابہ
در حیرت افتادند کہ چہ باشد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خبر کند
و غیر آن باشد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہم در تامل و تحیر شد کہ من از
خود نگفتم جبرئیلؑ گفت مرا۔ ہمدرین تعلق بود کہ جبرئیلؑ آمد و گفت یا رسول اللہ
فرمان میشود ما عمر زید تمام کردہ بودیم اما امشب او صدقہ دادہ سال دیگر عمر
او افزودیم۔ اکنون آن مبرم است بعموم این تقاضا کند عصیان را بتوبہ
محو کند و عمر را بصدقہ افزون کند۔ بر سر ولئے از اولیاے خداے تعالی
من حاضر بودم او رنجور بود یکایک گفت بسم اللہ در آئید من او را گفتم این
سخن کرا میگوئی گفت ملک الموت آمدہ است مرا میگوید فرمان است اگر تو
بگوئی در تو تصرفے کنم من گفتم بسم اللہ در آے بکن کار خود گفتمش تو گفتہ بودی
در لوح محفوظ بنام من ہشتاد و چند سال عمر نوشتہ اند گفت آرے نوشتہ بودند
ولے باز در زدند باز با من گفت ملک الموت باز گشت پس آن پانزدہ
روز دیگر زیست بعد ازان جان بخدا سپرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔
ازینجا معلوم شد کہ در لوح محفوظ محوے و اثباتے ہست۔ در علم نفسی کہ
محکم است دران تغیر نہ۔ شخصے از اہل کشف بود شب برات عروج کرد
رفت تا آنجا کہ شخصے می آید فرشتہ بصورت آدمی ہست اللہ اعلم چہ
چیز است و از چہ گروہ اند در صدر آن صفہ فرشتہ می نشیند چنانچہ وزیرے
و صاحب کارے و شغلے باشد و دو سہ دیگر در راستا و چپاے آدمی آیند
و در شدہ باد ب می نشینند و صندوقے آنجا داشتہ اند و دو فرشتہ کہ بدست.
او این صندوق و کلید آن صندوق بدست اوست آدمی آید و صندوق
را میکشاید پر کالہاے کاغذ است کہ بران آجال خلق نبشتہ اند کاغذے

بکشد کہ ورا و چند سال عمر او بود در زدہ اند و کاغذے دیگر تازہ میکنند ہمدرین
میان یکے از دور دوان می آید فرشتۂ دیگر است کہ حکم می آرد ایشان ہمہ کہ
بر چوتر کے صفہ اند فرود می آیند او میگوید فرمان شدہ است ایشان ہمہ سجدہ
میکنند او میگوید اللہ سبحانہ وتعالیٰ میفرماید فلانے درین چند سال صدقہ داد
و بحسنات موفق شد در عمر او چندین سال افزودیم این قدر عمر او زیادہ
میکنند۔ خواجہ من شیخ نصیرالدین محمود دران سال کہ نقل خواہد فرمود یک
روزے خواہر بزرگ راکہ پانزدہ سال از و بزرگ بود او را طلبید بپرسید
کہ عمر من چہ قدر شد گفت ہشتاد و دو سال فرمود آہ بسیار شد اکنون اختیار
رفتن باید کرد عنقریب زحمت طاعون آغاز شد ہفت روز زیست بعد از
ہفت روز جان عزیز را بہ حضرت سپرد اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔
ازینجا معلوم شد کہ در لوح محفوظ محوے و اثباتے ہست اما در علم نفسی کہ
آن عبارت از محکم است دران محوے نیست ہر چہ ہست۔ و مثل این حکایت
از شیخ نظام الدین و شیخ قطب الدین اگر بگویم مطول شود ہر یکے را قصہ
است بچندین حکایت کتاب را چہ دراز کنم۔ قولہ۔ "قیل القول
بالتبدیل یودی الی تجویز التبدیل علی اللہ تعالیٰ واللہ تعالیٰ بری
عن ذلک"۔ امام میفرماید اگر کسے بگوید و سوال کند کہ بر سخن بالا یَمْحُوا اللّٰہُ
مَا یَشَآءُ مقتضی و مودی بسوے جواز تبدیل حکم خداے تعالیٰ می شود
واللہ تعالیٰ بری عن ذلک۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم
آن کسانیکہ نسخ در کتاب اللہ روا نمی دارند ایشان ہم ہمین میگویند۔ اما ہو تعالیٰ
یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ۔ ہر چہ خوش آمد کرد و ہر چہ ارادہ افتاد فرمود
مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَۃٍ اَوْ نُنْسِہَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْہَا اَوْ مِثْلِہَا۔ در دین موسیٰ
و عیسیٰ چیزے سخن کردہ بود در دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نسخ کرد و چیزے ازان ہر دو مستقیم داشت۔ و بعضے در آیات در کتاب اللہ

ناسخ است وبعضے منسوخ۔ سورۃ الکافرون منسوخ بآیت قتال و جہاد
وسیف وبسیارے از آیات اند کہ ایشان منسوخ اند حکم ایشان منسوخ است
اما قرات منسوخ نہ دہ آنکسا نیکہ میگویند اگر نسخ روا باشد تبدیل لازم آید
این ہمہ زنادقہ را خود ہمیں حجت است ایشان میگویند دین موسیٰ و دین عیسیٰ
ودین آدمؑ منسوخ نیست مذہب مجوسی ہمیں است ایشان خواستن خواہر و
دختر را روا میدارند تا یلے میگوید در قضا و تقدیر تغیر و تبدل نیست اما ہرچہ
خوشش آید فرمود و ہرچہ خواست منع کرد یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ۔

۲۱- قوله " قلنا المكتوب فی اللوح المحفوظ صفت العبد والشقاوت
والسعادت يجوز عليه التغير والتبديل من حال الى حال فكذا صفتك
واما قضاء الله تعالى وقدره فلا تغير فيه والقضاء صفت القاضی والمكتوب
فی اللوح المحفوظ مقضى ومحدث وصفت الرب جلت قدرته غير محدث
والمقضى محدث والحكم غير محدث وتغير المقضى لا يكون تغير القضاء
انما الناس على اربع فرق " امام جواب سوال میفرماید مکتوباتے کہ در لوح
محفوظ از شقاوت وسعادت بندہ آن صفت بندہ است و تغیر بدل صفت
بندہ است وآن جایز است وتغیر در قضاے باری وتقدیر او کہ اسعاد و
اشقا است آن ہردو صفت باری است دران صفت و قضا تغیرے نیست
والمکتوب فی اللوح المحفوظ را در بیان قوله تعالى يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ
وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ بیان کردہ ایم وامام فرمود مکتوب در لوح محفوظ مقضی
مقدور است ان محدث است وصفت بندہ است وحکم قضا غیر محدث
است واز تغیر در مقضی تغیر در قضا نیاید۔ قوله " فريق منهم قضی عليهم
بالشقاوت ابتداءً وانتهاءً مثل فرعون وهامان ونمرود
وفريق منهم قضی عليهم بالسعادت ابتداءً وانتهاءً علیٌّ وولديه
الحسن والحسين رضوان الله تعالى عليهم اجمعين وفريق منهم

قضی علیہم بالسعادت ابتداءً و بالشقاوت انتہاءً مثل ابلیس وبلعم و فریق منہم قضی علیہم بالشقاوت ابتداءً و بالسعادت انتہاءً مثل ابی بکرؓ و عمرؓ و سحرۃ فرعون فقد ینفذ قضاءہ والتخیر للمقضی علیہ واللہ اعلم بالصواب"۔ وامام فرمودہ است بعضے از آنہا اول سعید بودند بعدہ شقی شدند و بعضے اول شقی بعدہ سعید گشتند و بعضے بدایت و نہایت سعید اند و بعضے برعکس این۔ من بالا در یمحوا اللہ ما یشاءُ نوشتہ ام این ہمہ دران می آید خواجہ عطار خوش نوشتہ است۔

سبحان خالقیکہ صفاتش ز کبریا | در خاک عجز میفگند عقل انبیا
گر صد ہزار سالی ہمہ خلق کائنات | فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کہ اے الہ | دانستہ شد کہ ہیچ ندانستہ ایم ما

رباعی

ہرگز دل من ز علم محروم نشد | کم ماند ز اسرار کہ مفہوم نشد
چون نیک نگہ کردم از روے خرد | معلومم شد کہ ہیچ معلوم نشد

وبلعم باعور زاہدی بود کہ اول حال بزہد و تقوی مستغرق بود و آخر حال انچہ شد فقہا در کتب نوشتہ اند معلوم خواہد شد و سخن است مخالف اجماع در تاریخ عرایس مینویسند وکان من الانبیاء۔ اما ابلیس را گویند فرشتہ بود بیک گناہ دیو گشت و بعضے گویند او جنے بود شش ہزار سال میان فرشتگان عداوند سبحانہ وتعالی رامی پرستیدہ بود و بصفت فرشتگان گشتہ بود گنتہ آدمؑ را سجدہ نکرد ہمران باز گشت قولہ تعالی کَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّہٖ وبدین روایت کہ او از فرشتگان بود معنی کَانَ مِنَ الْجِنِّ اے صار من الجن۔ اما امیر المومنین حسن و امیر المومنین حسین نیک بخت زادند و نیک بخت مردند و کذلک امیر المومنین علی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین واو را دعا بگنند یکے کرم اللہ وجہہ دوم رضی اللہ تعالی عنہ

چنانچہ صحابہ رامیگویند و سبب گفتن کرم اللہ وجہہ این بود کہ بیشترے بخاک سجدہ کردے و دیگر آنکہ او در شکم مادر بود ہر بار مادرخواستے کہ بتانرا سجدہ کند در شکم چنان پیچیدے کہ مادر سجدہ کردن نتوانستے او ہیچ بت راپرستیدہ است ازان اورا کرم اللہ وجہہ گویند پس او با سعادت بود با سعادت ہست اول و آخر او سعادت است۔ ابُوبکر و عمرؓ رضی اللہ تعالی عنہما بتانرا پرستیدہ اند و بعدہ بحق اسلام آوردند پس اول صورت شقاوت بود پس آن بدولت سعادت رسیدند۔ سحرہٗ فرعون کہ باموسی علیہ السلام مبارزت کردند آخر الامر حقیقت معلوم شد ایمان بموسیٰؑ وہارونؑ آوردند۔ ہامان و فرعون ابتدا و انتہا بدبخت اند۔ اللھم ارشدنا والحقنا بالصالحین واختم آخرنا باعتقاد الیقین۔ انی اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ و نور عرشہ سیدنا محمد والہ اجمعین۔

تمت

کتاب شرح الفقہ الاکبر

کے ملنے کا پتہ

مہتمم صاحب اعزازی کتب خانہ روضتین

روضۂ بزرگ گلبرگہ شریف

قیمت کتاب فی جلد ۱۲/

علاوہ محصول ڈاک